

فقیر العصر حضرت قاضی احمد دہلوی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ



مدرسہ سنیہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیہ کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان) فون نمبر ۴۰۹۶۹۰

865/10

فقیر العصر حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ تقریباً ۱۱۱۱ھ / ۱۷۰۵ء میں موضع ٹلٹی (ضلع دادو، سندھ) میں پیدا ہوئے، اسم گرامی احمد تھا، والد ماجد کا اسم شریف محمد صدیق تھا جیسا کہ خود اپنی تصنیف شوق نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

ابعدی گوید بندۂ جاں پر آگندہ مستقرالی رحمتہ ربہ العفار احمد بن

محمد صدیق السندی

ابتدائی تعلیم موضع لکی (ضلع دادو، سندھ) کی مشہور درسگاہ میں فاضل اساتذہ سے حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں عالم جلیل مخدوم عبدالواحد سیوستانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت قاضی احمد اسی درسگاہ میں مدرس ہو گئے اور ایک عرصہ طالبان علم کو فیضیاب فرمایا۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا۔

موضع لکی میں قیام کے بعد حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ دم (سندھ) تشریف لے آئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ترک سکونت کر کے موضع کنڈی بھن (سندھ) کے قریب قصبہ میل (سندھ) میں مستقل سکونت اختیار کی۔ اس قصبے کو آپ نے خود آباد کیا، اسی لئے بعد میں اس کا نام قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) ہو گیا۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے ترک سکونت کا ذکر اپنے مکتوبات شریف میں اس طرح کیا ہے:-

کو توف رو تداد این جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے
خانہ وڈیرہ خیر اٹڑ۔ وڈیرہ عزت خاں اٹڑ ہمہ مردم اٹڑ کو چیدہ رفتہ
در مکان میل (موضوع کنڈی بھن) خانہائے خود راست کردہ
نشستہ اند و عزم این دعا گوئے ہم ہمیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ در ہمیں
انتقال نموده در موضع مذکور سکونت نماید^۲

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:-

فروار روز شنبہ تا یک شنبہ ازیں جا کو چیدہ خواہد شد، لا جرم در
اوقات مرجو الاجابت در در گاہ ایزد متعال مسکت نمائید کہ حق
تعالیٰ آں موضع، میل مسکن مبارک گرداند۔^۳

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم و عارف تھے، حضرت
سید امام علی شاہ مکان شریفی^۵ اپنے شیخ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ^۶ کے حوالے سے
سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ کامل حضرت محمد علی و سار علیہ الرحمہ سے حضرت قاضی
احمد علیہ الرحمہ کی ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

قدوة الاولیاء و الصدیقین، حجتہ الاتقیاء و المحبوبین حضرت حاجی
احمد قدس سرہ یک بار احرام زیارت حرمین شریفین زاد ہما اللہ
شرفا و تعظیما بستہ بودند، در اثناء راہ مقصد زیارت زبدۃ مشائخ

کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ کہ از اعظم شیوخ
 قادریہ بودند، کردند، و حال آن بود کہ شیخ موصوف از چند سال از
 زاویہ خود پیروں نمی آمدند، محض بنور ولایت قدوم شریف،
 ایشان را دریافت کردہ باستقبال شتافتند و باعزاز و اکرام در منزل
 خود بردہ توجہات برگماشتہ

اللہ اکبر عارف کامل حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ کئی سال سے گوشہ نشین
 تھے اور باہر نہ آتے تھے، لیکن حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی باطنی نورانیت اور
 کمالات کو چشم باطن سے ملاحظہ فرما کر فوراً باہر تشریف لائے، گر مجبوشی کے ساتھ خوش
 آمدید کہا اور پھر جو دینا تھا دیا۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے امام اعظم ثانی تھے، ان کے سوانح
 نگاروں نے امام اعظم ثانی لکھا ہے چنانچہ دلیل الذاکرین میں لکھا ہے:-
 سندھ کے اس دور کے ایک متبحر عالم قاضی احمد کہ جن کو ان کے
 علم و فضل کی وجہ سے امام اعظم ثانی کہا جاتا تھا۔^۹

وہ حکومت وقت کی طرف سے عہدہ قضا پر بھی مامور تھے،^۹ اس لئے ان کو
 "قاضی" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد زماں شاہ علیہ

الرحمہ (لوارمی شریف، سندھ) کی رفعت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گر سبستانی
حضرت قاضی احمد کی فضیلت علمی کا ضمنا اس طرح حوالہ دیتے ہیں:-

اسی زمانے کے زبردست عالم اور فاضل سید محمد اور قاضی احمد
(علیہما الرحمہ) بار بار کہتے تھے کہ اتنے علم و دانش کے ہوتے
ہوئے بھی ہم اپنے آپ کو آپ کے سامنے اس بچے کی طرح
سمجھتے ہیں جو ابھی ابھی کتب میں داخل ہوا ہو^{۱۰}

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین اور حج سے مشرف ہوئے۔
آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ اور حضرت سید امام علی
شاہ مکان شریفی علیہما الرحمہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیارت حرمین
ضیابین اور حج بیت اللہ شریف سے سہ فراز ہوئے۔۔۔۔۔ مولانا محمد صالح شوق نامہ کے
دیباچے میں فرماتے ہیں:-

در اثنا راہ حرمین الشریفین زاد حما اللہ شرفا و تعظیما کہ از کثرت
الجبذات محبت و فرط اثواق و اذواق این سفر کہ پائے پیادہ
انتیاری نمودہ^{۱۱}

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ
کے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہی تحریر فرمایا ہے۔^{۱۲}

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) سے بیعت تھے اور آپ ہی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ مکتوبات شریف کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ نے اس سلسلے میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی مدد فرمائی چنانچہ مولانا نے موصوف کے نام ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

فقیر از سر تا پائے مر ہونہ منت شماست۔۔۔ فی الجملہ وسیلہ وصول مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز، چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد محبوب تر باید داشت، پس گویا شما ہم یک وسیلہ وصول ما بودید۔

اگر ہر موئے من گردد زبانی

زتو رانم بہر یک داستانی ۱۴

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا چنانچہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے ذریعہ ان کو ایک پیغام بھجوایا اور تحریر فرمایا:-

و دیگر آں چہ لائق اطہار نہ بود بسیادت و صفوت مرتبت، حقائق و

معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمانیدہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ شامارا

خواہد فمھانید ۱۵

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، اپنے مرشد طریقت حضرت خواجہ محمد زمان علیہ
الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ مثلاً ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

باز بشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ ۱۶

دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں:-

بعد سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ بعد
مضی ماہ رمضان مبارک عزم زیارت مرشد السالکین، قطب
الاقطاب حضرت مرشد حیو قدس سرہ کہ در لواری شریف
است بالجزم است، دعا کند کہ بخیریت سفر کردہ بزیاارت مزار
مبارک فائز گردیدہ بسلامت مراجعت نمودہ شود۔ ۱۷

خواجہ محمد زمان علیہ الرحمہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت محمد علی دستار
علیہ الرحمہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ چنانچہ حضرت سید امام علی شاہ علیہ
الرحمہ نے حضرت محمد علی دستار کی خدمت میں حضرت قاضی احمد کی حاضری اور
شرف خلافت و اجازت سے نوازے جانے کا اس طرح ذکر کیا ہے:-

زبدۂ مشتاق کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ۔۔۔۔۔ با
عزاز و اکرام در منزل خود بردہ تو حجات برگما شستہ چنان کہ

در آن وقت تاثیر توجہ کاملہ ایشان در دیوار و سقف مرتقی می
شد اما از کمال سعت مشربی حضرت حاجی احمد آن ہمہ القا بمنزلہ
قطرہ نسبت بمحیط می نمود تاکہ دادند آن چہ دادند و بارشاد این.

طریقہ (قادریہ) نواختند۔^{۱۸}

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ اسی مکتوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ حسن
خاندان میں بیعت ہو خلیفہ کو چاہتے کہ اسی خاندان کو فروغ دے خواہ اس کو دوسرے
خاندان میں اجازت ہو۔ پچناں چہ استدلالاً حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے
ہوئے فرماتے ہیں:-

و باوجود این ہمہ سند کہ حضرت حاجی احمد بارشاد این طریقہ
(قادریہ) مجاز شدہ بود گاہے بتروج طریقہ علیہ قادریہ لب نمی

کشود۔^{۱۹}

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے برگزیدہ
خلیفہ تھے جن کا روحانی فیض دور و نزدیک پھیلا۔۔۔ بلوچ خاں نے فردوس العارفین
میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے پیر بھائی حافظ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ (جو چالیس
برس تک خواجہ محمد زماں شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے) کے حوالے سے حضرت
خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء کے حالات بیان کئے ہیں، ان میں ان خلفاء

کے نام ملتے ہیں:-

- ۱- شیخ عبدالرحیم گروہڑی علیہ الرحمہ
- ۲- خواجہ حاجی ابوطالب اکہامانی علیہ الرحمہ
- ۳- حاجی صالح سکرندی الکرانی علیہ الرحمہ
- ۴- خواجہ سیف اللہ حاجی ہدایت اللہ علیہ الرحمہ
- ۵- شیخ حاجی طاہر علیہ الرحمہ
- ۶- خواجہ مومن مست علیہ الرحمہ
- ۷- شیخ الیاس علیہ الرحمہ
- ۸- شیخ محمد عینی علیہ الرحمہ
- ۹- شیخ محمود مست علیہ الرحمہ
- ۱۰- حافظ سچید نے علیہ الرحمہ۔

تعجب ہے کہ بلوچ خاں نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر نہیں کیا، ممکن ہے کہ شیخ کے زمانہ حیات میں حضرت قاضی احمد اتنے مشہور معروف نہ ہوں اور شہرت و مقبولیت بعد میں حاصل ہوئی ہو۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا فیض دور و نزدیک پھیلا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت شاہ حسین مکان ٹھٹھی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء) نہایت ہی

جلیل القدر خلیفہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت موصوف کے خلفاء کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی۔۔۔ حضرت شاہ حسین تقریباً ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء تک مستفیض ہوتے رہے پھر اجازت و خلافت سے نوازا گیا۔ سنہ مذکور ہی میں زیارت حرمین و شریفین اور حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ تقریباً ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں آپ نے سلسلہ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا^{۲۱}۔۔۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں برابر حاضر ہوتے رہے چنانچہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔^{۲۲}

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے خلفاء میں حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) نہایت ہی عظیم المرتبت خلفیہ تھے۔ اور اس عہد کے فاضل جلیل اور عارف کامل تھے۔ آپ کے ذریعہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں خوب پھولا پھلا۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اسی دریائے معرفت کے فیض یافتہ تھے۔۔۔۔۔ یہ فقیر اس سلسلہ عالیہ سے وابستہ ہے۔

۱۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ^{۲۳}

- ۳۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ ۲۴
- ۴۔ حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ (خلف اکبر حضرت سید امام علی شاہ) ۲۵
- ۵۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ (جد امجد حضرت مفتی محمد مظہر اللہ شاہ علیہ الرحمہ) ۲۶
- ۶۔ بابا امیر الدین علیہ الرحمہ ۲۷
- ۷۔ حضرت مولانا رکن الدین شاہ علیہ الرحمہ ۳۰
- ۸۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ ۲۸
- ۹۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ ۲۹
- ۱۰۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری علیہ الرحمہ
- ۱۱۔ حضرت مفتی محمد محمود صاحب الوری علیہ الرحمہ
- ۱۲۔ صاحب زادہ میاں محمد جمیل احمد شرقپوری
- ۱۳۔ علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ
- ۱۴۔ علامہ مفتی محمد مشرف احمد علیہ الرحمہ
- ۱۵۔ حافظ قاری محمد احمد علیہ الرحمہ
- ۱۶۔ صاحب زادہ مفتی ابوالخیر محمد زبیر

۱۷۔ حکیم قاضی مشتاق احمد حیدری مدظلہ العالی

۱۸۔ ابوالسرور محمد مسرور احمد وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۶ ذیقعدہ

۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کو موضع قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) میں آپ کا وصال

ہوا۔ محمد امین نقشبندی نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم

بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم

چو در علم طریقت پیشوا بود

شدہ تاریخ و صلش "پیر اعظم" ۳۱

۱۲۲۳ھ

دوسرے مادہ ہائے تاریخ یہ ہیں۔

ن شاہ شمس جہاں بود سایہ فردوس

ت لقد جائت رسل ربنا بالحق

ہر سال ۱۵ اور ۱۶ ذیقعدہ کو موضع قاضی احمد میں آپ کا عرس شریف ہوتا ہے

اور دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین شریک ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی اولاد کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو

سکلیں البتہ مکتوبات شریف اور شوق نامہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحب زادے تھے جن کا نام محمد صالح تھا۔ اور عالم و عارف تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ہاں ایک صاحب زادی بھی تولد ہوئی تھیں۔ دوسرے عزیز واقارب کے نام بھی مکتوبات شریف میں ملتے ہیں ممکن ہے ان میں بھی بعض فرزندان حقیقی اور فرزندان نسبتی ہوں۔ بہر کیف مولانا محمد صالح کے بارے میں حتمی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ ایک مکتوب گرامی میں پیر محمد حیو علیہ الرحمہ کو مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی شادی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

شادی بر خوردار محمد صالح بتاریخ بیست و ہفتم شہر حال شب سہ
 شنبہ مقرر است۔ امید کہ مہربانی کردہ بتاریخ مذکور مع قبائل
 آمدہ شریک شادی شوند و فقراے آں جاں را کہ وابستگان ایں
 دعا گو است ہمراہ آرند۔^{۲۲}

مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق
 نامہ کا دیباچہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:-

ایں فقیر قلیل البصاعتہ اعنی فقیر محمد صالح کہ در صورت فرزند حضرت ایشان حیو

(قاضی احمد) است و در حقیقت غلام غلاماں۔^{۲۳}

ایک مکتوب گرامی سے صاحب زادی کی ولادت کا پتا چلتا ہے۔۔

جان من ! در خانہ احقر در ماہ ثوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است ۳۴

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ان عزیزوں کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔۔

(۱) میاں عبدالستار (مکتوب نمبر ۲۰)

(۲) میاں عبدالحکیم (مکتوب نمبر ۲۸)

(۳) امام الدین (مکتوب نمبر ۳۲)

(۴) محمد علی وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سر دست مکتوبات شریف اور

شوق نامہ کا علم ہو سکا لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ آپ کی اور تصانیف بھی ہوں گی

کیوں کہ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے اور معلم و مدرس بھی۔۔۔۔

مکتوبات شریف کا قلمی نسخہ موجودہ سجاد نشین حضرت پیر فیض محمد صاحب

مدظلہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے پر پوتے حضرت

مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمہ جب خانقاہ قاضی احمد میں حاضر ہوئے تو

حضرت سجادہ صاحب موصوف سے یہ نسخہ اپنے ہمراہ پنجاب (ساہیوال) لے گئے

جہاں آپ مقیم تھے۔ کچھ عرصے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس قلمی نسخے کے بارے

میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حسن اتفاق حضرت سجادہ صاحب نے اس نسخے کی نقل کراچی

تمنی۔ یہ نقل مولوی فضل اللہ نے ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو مکمل فرمائی۔۔۔

۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو راقم حضرت سجادہ صاحب سے ملاقات اور زیارت روضہ شریف کے لئے قاضی احمد حاضر ہوا۔ حضرت سجادہ صاحب نے ازراہ عنایت و کرم یہ نقل مرحمت فرمائی جس سے استفادہ کر کے یہ مقالہ مرتب کیا گیا اس نقل شدہ نسخے میں بعض مقامات پر اغلاط محسوس ہوتی ہیں لیکن چونکہ مکتوبات کا کوئی دوسرا صحیح نسخہ نہ مل سکا اس لئے تصحیح نہ کی جاسکی۔ اس نقل شدہ نسخے کے ساتھ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ بھی ہے جو نظم و نثر میں ہے اور موضوع تصوف ہے۔ شوق نامہ دوران حج جذبات شوق و محبت میں قلم بند کیا گیا ہے اس لئے نچایت ہی اثر انگیز ہے۔ حضرت قاضی احمد کے صاحب زادے مولوی محمد صالح نے بعض عبارات کی تشریح کی ہے۔ جہاں کہیں اس قسم کا تشریحی و توضیحی اضافہ ہے وہاں "اقول" لکھ کر متن سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مکتوبات شریف میں سنین کا اہتمام نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایسے شواہد موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے وصال (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) کے بعد لکھے گئے ہیں۔ حضرت قاضی احمد کا وصال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں ہوا۔ اس طرح مکتوبات شریف ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء اور ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

مکتوبات شریف کے مکتوب الیہم کئی حضرات ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

(۱) مولوی محمد امین (مکتوب نمبر ۲۷۱)

(۲) پیر محمد جیو ۲۵ (مکتوب نمبر ۲۷۱، ۲۷۲ اور ۳۷ کے علاوہ تمام مکتوبات انہیں

کے نام ہیں)

(۳) فیض محمد جیو (مکتوب نمبر ۸)

(۴) ملا محمد احسن و ملا محمد عارف (مکتوب نمبر ۱۷)

(۵) وڈیرہ شاہ محمد (مکتوب نمبر ۳۷)

(۶) میاں مسٹل (مکتوب نمبر ۳۶)

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے اس عہد کے علماء و صوفیہ اور شرفاء و رؤساء

کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نام مکتوبات شریف میں آتے ہیں:-

(۱) حضرت ایٹاں جیو (۲) مولوی محمد یار (۳) نصیر کرگچ (۴) شیخ عبدالرحیم

مکریہ (۵) میاں صدر الدین (۶) وڈیرہ خیراٹھ (۷) وڈیرہ عزت خاں اٹھ (۸) ملا محمد

احسن (۹) ملا محمد عارف (۱۰) سید میر محمد بقا شاہ (۱۱) میاں مسٹل (۱۲) شہاب

الدین (۱۳) فیض محمد (۱۴) میاں جمیل (۱۵) وڈیرہ محمد حیات (۱۶) وڈیرہ شاہ

محمد (۱۷) میاں عبدالجلیل (۱۸) میاں نظر علی (۱۹) میاں سید علی اکبر عارف

(۲۰) بہادر خاں (۲۱) سلطان (۲۲) حاجی مراد (۲۳) محمد ابوالحسن (۲۴) میاں

اسمعیل

اب ہم حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پیش کرتے ہیں جو
امر اور معارف کا خزانہ اور علم و حکمت کا گنچینہ ہیں۔

نوٹ:- یہ مقالہ سترہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں قلم بند کیا گیا تھا، عدیم
الفرستی کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم و اضافے کے شائع کیا جا رہا
ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۸ / رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

۱۸ / جنوری ۱۹۹۷ء

(کراچی - سندھ)

حواشی و حوالہ جات

- ۱- قاضی احمد: شوق نامہ مکتوبہ ۱۹۶۸ء قلمی
- ۲- مولانا زید ابوالحسن فاروقی فاضل جامعہ ازہر (مصر) اس خیال کے موید ہیں۔ (حوالہ مکتوب
منفی محمد مکرم احمد از دہلی محرر، ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء)
- نوٹ:- حضرت شاہ ولی اللہ کا وصال ۱۱۷۷ھ - ۱۶۶۳ء میں ہوا اور حضرت قاضی احمد کا ۱۲۲۵ھ
۱۸۱۰ء میں، گویا استاد کا انتقال، شاگرد کے ۳۸ برس بعد ہوا۔ اس تفاوت زمانی کے پیش
نظر حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت شاہ صاحب، حضرت قاضی صاحب کے شاگرد
تھے۔ مسعود

- ۳۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۶
- ۴۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱۰
- حضرت امام علی شاہ (۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء تا ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) جلیل القدر عالم و
عارف تھے، مزار مبارک مکان شریف (ضلع کورداسپور، مشرقی پنجاب، ہجرت) میں واقع
ہے۔ مسعود
- ۶۔ حضرت شاہ حسین (۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ء تا ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) حضرت قاضی احمد
کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ مزار مبارک مکان شریف میں ہے۔ مسعود
- ۷۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱
- ۸۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۰۷
- ۹۔ محمد امین نقشبندی: اویس کے نقشبند، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۰
- ۱۰۔ ڈاکٹر کریم بخشانی: اویس لواری شریف (مترجمہ عبدالکریم بن محمد تیسپور)، شائع کردہ لواری
شریف، ۱۹۷۵ء
- ۱۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ (قلمی) دیباچہ از مولانا محمد صالح
- ۱۲۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱، ص ۵
- ۱۳۔ تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل ماخذ سے رجوع کریں۔
- (۱) نظر علی: مکتوبات الاحباب (قلمی) مولانا ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء
- (ب) بلوچ خاں: فردوس العارفین (قلمی) مولانا ۱۲۰۱ھ مکتوبہ محمد بدال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (ج) عبدالرحیم گروزی: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بدال ۱۲۹۹ھ /
۱۸۸۱ء
- (د) محمد بدال: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بدال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (۵) محمد سعید: سنن النماز و المسامرة للسراثر، (مولانا ۱۳۰۳ھ) مطبوعہ بمبئی ۱۲۱۲ھ /
۱۸۹۴ء
- (و) اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء
- ۱۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی)، مکتوب نمبر ۱
- ۱۵۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱
- ۱۶۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۶
- ۱۷۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۲۴
- ۱۸۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، ص ۶۰۵

- ۶۹ ایضاً، ص ۶

- ۲۰ بلوچ خاں : فردوس العارفین (قلمی) مولفہ رمضان المبارک ۱۲۰۱ھ، مکتوبہ محمد بلال

۱۲۹۹ھ

- ۲۱ قائم الدین قانون گو نے ذکر مبارک (مطبوعہ امرتسر ۱۹۴۰ء) کے نام سے ایک کتب

لکھی تھی جس میں حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے مفصل حالات آگئے ہیں۔۔۔۔۔ پرود فیہ

معراج الدین قریشی نے بعنوان "خاندان ذیشان" ایک مقالہ قلم بند کیا تھا جو ہجرت نامہ ایضاً

(جامعہ محمدی شریف، شہرہ اگست و ستمبر ۱۹۷۶ء) میں شائع ہو گیا ہے۔ اس مقالے میں

حضرت کے مجمل حالات آگئے ہیں۔ مسعود

- ۲۲ ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت قاضی احمد، مکتوب نمبر ۱

- ۲۳ (۱) قائم الدین : ذکر مبارک، مطبوعہ امرتسر ۱۹۴۰ء

(ب) معراج الدین : خاندان ذیشان، مطبوعہ ایضاً (جامعہ محمدی شریف، شہرہ اگست و

ستمبر ۱۹۷۶ء

- ۲۴ (۱) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

(ب) محمد ابراہیم : خزینہ معرفت، مطبوعہ ۱۹۳۱ء

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی : حدیقتہ الاولیاء، لاہور ۱۲۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۴۳-۴۵

- ۲۵ (۱) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

(ب) صادق علی شاہ : تشہیر صادق (قلمی) مکتوبہ ۱۳۴۹ھ

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی : حدیقتہ الاولیاء، لاہور ۱۲۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۴۵

- ۲۶ (۱) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد مسعود احمد : مقدمہ فتاویٰ مسعودی (زیر طبع)

(ج) اولیائے نقشبند نمبر، ہجرت نامہ نور اسلام (شہرہ قیور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۸۳

- ۲۷ محمد امین شہ قیوری : اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء

- ۲۸ محمد امین شہ قیوری : اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء

- ۲۹ (۱) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۹ء

(ب) محمد مسعود احمد : حیات مظہری، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء

(ج) آفتاب احمد قریشی : تحریک پاکستان کے کارکن، (زیر طبع)

(د) اولیائے نقشبند نمبر، ہجرت نامہ نور اسلام (شہرہ قیور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۹۱

- ۳۰ (۱) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

- (ب) محمد محمود منقہ: مصباح السالکین فی احوال رکن الملتہ والدین، مطبوعہ دہلی ۱۹۳۶ء۔
- ۳۱۔ محمد امین نقشبندی: ادبیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۷
- نوٹ:- درگاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین پیر فیض محمد صاحب نے ایک ملاقات میں سنہ وفات ۱۲۲۵ھ بیان فرمایا۔ واللہ اعلم۔ مسعود
- ۳۲۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۲۲
- ۳۳۔ قاضی احمد: شوق نامہ، (قلمی)
- ۳۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۳۲
- نوٹ:- خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں (۱) حضرت شاہ حسین (۲) سید میاں نور شاہ کنڈانی (۳) محمد دم میاں عبدالوالی (۴) میاں عبدالکریم پگارہ رحمہم اللہ (ادبیائے نقشبند، ص ۱۳۶)
- ۳۵۔ پیر محمد جیو، حضرت قاضی احمد یا ان کے مرشد حضرت محمد زماں شاہ کے خلیفہ معلوم ہوتے ہیں، ایک مکتوب میں ان کو "زبدۃ الخلفاء" تحریر فرمایا ہے۔ مسعود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
 عَلَّمَ الْقُرْآنَ
 عَلَّمَهُ مَا لَمْ یَلْمَسْ
 یَدَیْهِمْ
 لَعَلَّہُمْ یَتَّقُونَ

مکتوب ا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي طول والصلوة والسلام على رسوله محمد المصطفى وآله واصحابه الكرام ذو
الفصل العظيم على التخصيص والتعميم فضائل وكمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ،
دقائق مرتبت و کوائف منزلت، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفردع والاصول،
زبدۃ العارفین، قدوة الواصلین اعنی مولوی محمد امین ہموارہ از تلویحات و تعلقات شتی
ماسوی نجات یافتہ بکلیت خود متوجہ احدیت صرف باشند۔ بعد از تبلیغ مراسم مسنونہ
ثوقیہ و تقدیم رواصل دعوات اجابت مقدر نہ کہ خلاصہ تحفہ فقرائے دعاگویان باللہ
است مشہود رائے فینش پیدائے بی گرداند۔ مکرمت نامہ تطف آموز کہ از ہر لفظش
راتحہ امید بمشاگتی جاں فاتر گردانیدہ مرحمت فرمودہ در زمان اسعد آوان امجد کالوچی
من السماء از تتق غیب بر منصفہ ظہور جلوہ گر کردہ باعث خورمی و خورسندی گردیدہ،
مضمون آن ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ ابواب فرحت و نشاط، اسباب بہجت و انبساط
کشادہ و آمادہ ساخت، حق سبحانہ و تعالیٰ آن کان علم و حلم را باین چنین تو حجات یا
دآوری ہا فقرائے دیر گاہ سلامت دارد بخرمتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الامجاد۔

الحمد لله والمنتہ کہ خواص از یادگیری عوام فارغ نیستند و بہتر از پرورش کہتران
خود را معاف نمی دارند، استفسار از حقیقت نہایت کارا کابراین طریقہ علیہ نقشبندیہ

قد سنا اللہ تعالیٰ بفیوضات اسرار ہم و متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضاتہم و کمالاتہم بصدقہ حبیبہ الف
الف صلوٰۃ و التسلیمات

نوشتہ بودند مخدوما، مگر ما فقراے نامراداں را چه یارا کہ با مثال این چنین سخنان در
ناسفتہ لب کشایم و میا نگی را چه قدرت کہ در رکاب شاہاں، پازند و پروانہ را چه مجال
کہ با شمع براق دم زند و ما مہجوراں را جز عجز و قصور معرفت و حرمان و خرابی احوال خود
چه نصیب و نسبت اکابر مشائخ این طریقہ علیہ بس بلند و اعلیٰ است۔ از گنجائش تحریر
و تقریر برون، ملک مرکب عقل و فکر و مرغ و ہم و خیال و توہم این جانگ دو الہ و
حیران محض بجز حق سبحانہ و تعالیٰ برا و مطلع نہ درویشاں قدس سرہم خود بخود از روئے
آداب در نہایت خود عاجزاند، پس دیگر را چه رسد کہ باں راز افشا نماید؟ چرا کہ نسبت این
اکابر رضوان اللہ علیہم بیچون و بیچگونہ است، حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس سرہ نوشتہ ست کہ "نسبت این طریقہ علیہ در رنگ منتسب الیہ بیچون و بیچگونہ
است" انتہی۔۔۔۔ پس چوں از بیچگونہ چه گوید؟ و ممکن از واجب تعالیٰ و تقدس چه نویسد
لیکن بحسب اجابت ایشاں چوں فقیر از سر تا پا تے مرہونہ منت شما است چرا کہ بعضے
زماں حضرت قدوة الواصلین، زبدة العارفین الذی بعجز عن وصف اللسان ہادی طریق
اندراج النہایت فی البدایۃ حضرت صاحبان مارا در وقت بعضے امراض معالجہ دوائی می
ساختند و ایشاں قدس سرہم ازاں مرض بفصل و عنایت خداوندی جل شانہ شفا تے

کامل می یافتند۔ وراہ مضعفا۔ ناقصان ہزاران ببرکت صحبت و تو حجات بے غایات
ایشان از آکہ باطلہ آفاقی و انفسی نجات می یافتند و نفس خبیث ماکہ بخت و انانیت
موصوف است و دراین از ابلیس گزشتہ بود مرکزکی و مطہری شد فی الجملہ و سیدہ وصول
مطلوب حقیقی بودید، و سیدہ محبوب از ہمہ چیز چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد، محبوب تر
باید داشت پس گویا شما ہم یک وسیلہ و وصول ما بودند۔

اگر ہر موتے من گردد زبانی
ز تو رانم بہر یک داستانے

ناچار از امثال امر شما چارہ نبود لہذا بہتمام شرمندگی و انشغال بہ چند کلمات کہ در
توصلہ آمد جرات نمودہ باید کہ بگوش ہوش استماع آن نماید و ہرگز سر سر می ندانند و اللہ
تعالی ہو الموفق و المعین و هو بحق الحق و یهدی السبیل و یزہق الباطلی و
الیہ سبیل الرشاد۔

مخدوما! نوشتہ بودند کہ "چند علامت بر خایتہ" انتہی۔ نسبت این طریقہ علیہ می
نویسند ہر چند بر سہو و خطا رفتہ باشند، اصلاح فرمایند۔ و نوشتہ بودند کہ فی المکاتیب
المجددیہ قدس سرہ "علامت شناختی متوسط و منتهی آنست کہ مالک را غیر از حق سبحانہ و
تعالی صحیح بانستہ نمازہ باشد" و فی المکاتیب المعنویہ قدس سرہ "مالک تادربند
ارادت خود است، مرید خود است، و چون از ارادات و مرادات خود وارد و بارادات او
تعالی قائم شود مقام شنخی را شاید انتہی۔ جان من! برائے ہر شے شہوۃ دید علاحدہ است

865/0

22

و تحلی مقام خاص و آنچه ازین عبارات اول نوشته اند منشاء آن تحلی فعلی است، علامت آن فنا قلب است فقط لا غیر و صورت ولایت است حقیقت ولایت هنوز کارے دیگر است کہ مربوط بفناء و اطمینان نفس اماره است۔ فنا نفس کما ینبغي بتامیت ولایت کبری است کہ ولایت انبیاء است ^{علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات}۔ در ولایت صغری ہر چند باطمینان می آید رسید لیکن بکلیت خود از طغیان و سرکشی باز نمی آید چنانچہ اصحاب این ولایت فرمودہ ہر چند کہ مطمئن گردند و منشاء عبارت ثانی مقام رضا است و آنچه نوشتہ شدہ است کہ مقام شیخی را شاید تفصیل آن آنست کہ اگر مرشد مکمل حق مرید خود را استعداد یک دو درجہ دید اجازہ تعلیم طریقت فرماید جائزست بلکہ در حق مرید مذکور احسن است کہ در تربیت طالبان بگرستی توجہ و حلقہ ترقی نمودہ بنقطہ نہایت رسد لیکن باید کہ خیال کمال خود نہ کند و نقص خود را نصیب عین دارد مادر کارخانہ او خلل نافتد من وجہ کمال است و از وجہ حالت خود ناقص است، فی الحقیقت کمال است، شیخی بسیار نازک تراست و پُر خطر و امر عظیم، طالب حق را باید کہ ازین امر جلیل پر خطر مانند از کما گریزاں باشند مگر از امثال مرشد مکمل و یا پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم و یا خداے ما تبارک و تعالی چارہ نبود و بغیر اجازت یکے از پناہ دہیں امر خطیر قدم نهادن خیانت و ممنوع است قال اللہ تعالی لا تخرج الخلق من الظلمات الی النور الا باذن اللہ ربہ و این جا خواب و خیال معتبر نیست، کشف صحیح و الهام صریح در کار است و

طالبان و صادقان حق و واصلان مرتبہ نہایت محض برائے امتثال امر و خوف ضیاع حقوق خلق و عتاب حق تعالیٰ این امر جلیل اختیار می کنند، روزے حضرت صاحبان ما قدس سرہ می فرمودند کہ بارہا می خواہم کہ از ہمہ این و آن دست افشاں شدہ محض بخلوت خانہ خاص چند روز عمر بگزراینم لیکن از خوف عتاب ایزدی جل سلطانہ کہ مبادا از اضیاع حقوق خلق وارد شود این امور اختیار نموده روز و شب در میان جماعت و مسجدی نشینم انتہی۔

نوشته بودند کہ صاحب رشحات شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ فرمودند کہ جہد سے کن کہ ترا صیح باتستے غیر حق سبحانہ و تعالیٰ نماید چون چنین شدی کار تو تمام شد " انتہی فی شرح مشکوٰۃ شریف للشیخ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اذا یتیقن العبدان الامر کله اللہ تعالیٰ ولا نفع ولا ضرر الا من اللہ ولا عطاء ولا منع الا من اللہ تعالیٰ و صبر علی بلائہ و شکر علی نعماتہ فصار من عمدۃ الاولیاء و زبدۃ الاتقیا انتہی۔۔۔ دیگر عبارت رسالہ حبل المتین للشیخ عبدالوہاب ہم بدیں مضمون نوشته بودند و باز عبارات رشحات نوشته بودند میکی آں کہ اگر بیان آنکس کہ لقمہ تلوار در دهن تو نہد و در آن کس سیلی بر قفائے تو زند فرق کنی علامت تست انتہی۔۔۔ رشحتہ بہ طالبے را کہ از خواری دشنام مردم خوش بر نیاید بہ گزبوسے از مردانہ بکشیدہ و معانی بہ شام جان او نرسیدہ۔ الخ۔۔۔ و علی حد القیاس عبارات را جمع نموده نوشته بودند۔ مہ بان من! این

ہمہ بشروط این راہ اند چنانچہ نسیان ماسوی و کسر نفس و غیرہ لیکن مرتبہ نجات این اکابر بس بلند و عالی است۔ از عبارات شیخ ابوطالب مکی و شیخ علی قاری و رشحات چہ دریا بند۔ مسئلہ فقہیہ نیست کہ از ہدایہ و بزودی اخذ بکنند، مسئلہ کشفی و ذوقی است کہ صدور بصدور می رسد و صحیح کیے از ایشان قدس سرہم در انتہائے قلب سخن فرمودہ اند، منشاء آن جز تجلی فعلی نہ در وقت شیخ ابوطالب و غیرہ ما تقدم ولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بود۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات خود نوشتہ اند "در وقت پیغمبر ما رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب بنور آنرور کائنات ولایت اصلی شائع بودہ و بعد ازاں در وقت تابعین و تبع تابعین قلت و ندرت پیدا کردہ بعد از ایشان ولایت اصلی رو باستتار آورده و ولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بعد از ہزار سال و چند روز باز بفصل و کرم او سبحانہ و تعالیٰ آن ولایت ظلی او باستتار آورده انشاء اللہ تعالیٰ بعد از ہزار ولایت اصلی شائع و خائع خواهد گردید، و اولیاء کرام مشائخ آن زمان قائم مقام حضرت خاتم الرسل اند کہ بنور ہدایت ایشان عالم منور باشد، و باز نوشتہ اند کہ ہر چند اقل باشند لیکن اکمل باشند انتہی۔۔۔ لہذا شیخ از حقیقت ولایت سخن نزودہ و شیخ علی قاری از علماء فحول بود و زبده محققان بودہ و از جملہ ساکنان این را بودہ لیکن از نجات این قدسنا اللہ تعالیٰ سر ہم العزیز چہ خبردار و چہ فہمد بلکہ بسا است اگر می شنیدہ انکاری نمود۔ و عبارت شیخ عبدالوہاب خوب و از بلند ہمتی است لیکن منشاء آن سکر

است و سکر سراسر نقص است، سکر علامت عدم طے مراتب وصول عروج است و
 سکر از ظلیت خبر می دهد، سکریت که سبب آن جمیع صفات بشریت مستور ساخته و
 کمال گزشته از مرتبه سکر و رسیدن بصبح است النهایه، هی الرجوع الی البدایه یعنی
 بطل مراتب وصول و سکر و تلویحات باز رجوع بیدایت که مقام قلب و عالم خلق و
 صفات بشریت است، نمودن حضرت ایشان حیو قدس سره نقطه آخر را عبارت از
 عالم خلق فرموده اند و شرح رباعیات حضرت خواجه باقی بالله نوشته اند که قریب
 بزرگواران عبارت صفات بشریت ایشان است بهر چه سائر مردم محتاج اند اینها نیز
 محتاج اند ولایت ایشان را از بشریت بر نمی آرد و غضب ایشان نیز در رنگ غضب
 سائر مردم است۔ هر گاه سید الانبیاء علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات فرماید اغضب
 کما یغضب البشر باولیا چه رسد، هم چنین این بزرگواران در اکل و شرب و
 معاشرت باهل و عیال موانست بایشان با سائر الناس شریک اند، تعلقات شقی که از
 لوازم بشریت است از خاص و عام زاتل نمی گردد و حضرت حق سبحانه و تعالی در شان
 انبیاء علیهم السلام می فرماید و ما جعلناهم جسد الا یا کلون الطعام و کفار ظاه بین
 می گفتند مال هذا الرسول یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق پس هر که نظر او بر
 صفات بشریت ایشان منصور گشت و فرق آن نه نموده از دولت کمالات ایشان محروم
 شد و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد و این بزرگواران بعد از فنا و بقا نسبت و فکر

ظہور نود او سبحانہ کریمہ افمن کان میتافا حییناہ و جعلنالہ نورارمزیت ازین
مقام از سکر، الخ انتھی۔

نوشته بودند فی المکاتیب المجددیتہ قدس سرہ جلال را بیش از جمال انگارند و آلام را
زیادہ از انعام تصور فرمایند زیرا کہ در جمال و انعام مراد محبوب مثنوب بمراد خود است و
در جلال و آلام خاص مراد محبوب است و خلاف مراد خود است و چنان کہ در انعام
محبوب لذت می گیرد از ایلام نیز تملذ می گیرد بلکہ در ایلام اولذت بیشتری یابد کہ از
شائبہ حظ نفس و مراد او مبر است انتھی آگاہ باد کہ این عبارت از بلند ہمتی و علوشان و
اصالت خبری دہد و منشاء آن ہم از اصالت است و نہایت مراتب وصول است، حضرت
ایشان جیو در جائے دیگر در مکاتیب قدسی آیات خود نوشته اند کہ مقام رضا ہر چند از
مرضی و سرور خبری دہد لیکن معاملہ اللہ اذ کاری دیگر است و در رضا جانین برابر اند۔

عشق آن شعلہ است کہ چون بر فروخت

ہر چہ جز معنوق باقی جملہ سوخت

انتھی، لیکن تا ہم منشاء آن سکر است و اصلان نہایت نہایت البتہ از سکر بصحوی
گرایند حضرت ایشان جیو دیگر جائے می نویسند کہ در وسط حال و مقام سکر جانب ایلام
و از انعام محبوب می داشتیم بلکہ خواہان بلا و مصیبت بودیم۔ دعا۔ استعاذہ برائے امتثال امر
ادعونی میخواندم نہ از خوف مصیبت و بلائے دانستم کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

دعا و استعاذہ از نار برائے امثال امر ادعویٰ می خوانند اند فقط۔ بعد ازاں چون **بفصل و عنایت** او سبحانہ و تعالیٰ لیسوا آوردند و حق را از باطل جدا ساختند خوف ایراد بلا و مصیبت وارد شد و دعا۔ استعاذہ برائے دفع مصیبت کرده شد بلکه قبل درد و بلا خوف و حزن می خوانند نہ از امثال امر فقط انتہی۔ این جا است کہ حضرت رسالت پناہ خاتم الرسل علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیۃ با چندین علو ثناں دائم الفقر و متواصل الاحزان بودند و در احادیث مذکور است کہ اگر گاہے ابر باران و برف می آمد قبل آمدن او ثناں محزون تمام بخدے می شدند کہ آثار حزن برو مستولی می شدند و دعا برائے دفع شرعی خوانند ند و بعد از نزول ابر باران رحمت حمد ثناں از رفع مصیبت مستفرح می شدند و از این جا است کہ می فرمودند از نزول و عید ہا کہ در سورہ عم و غیرہ است موتے ہاتے من سفید شدند پس دیگرے را چہ رسد کہ نہایت او و رائے این معاملہ باشند۔

نوشتہ بودند بسبب حزن و اندوہ کہ شبے در مراسلہ یک دیگر مراسلہ توجہ غائبانہ نوشتہ بود۔ جان من ! سہ بار بطرف شما توجہ نمودہ آمد احوال شما خوب و مستحسن و اوصاف حمیدہ نبظر آمدہ شکر آں بجائے آرند و امیدوار ترقی باشند و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود بسیادت صفوت مرتبت حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمانیدہ شد انشاء اللہ تعالیٰ شمارا خواهد فہمانید۔

نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ پیر کامل مکمل مرحوم و مغفور آمدہ شبے باین بندہ

فرمودہ اند کہ نہایت شہما بمقام نہایت ایں جانب رسیدہ است۔ دیگر بار ہم آمدہ فرمودہ اند کہ نسبت ایں شخص تمام شدہ است انتہی۔ مخدوم صاحبان ما قدس اللہ تعالیٰ سرہ الا قدس در ایں وقت مستثنی بودند و واصل نقطہ نہایت النہایتہ و تجلی ذات و وصل عریاں بودند و جامع کمالات غوثیت و قطبیت و فردیت و حجاں از نور ہدایت ایشان منور بودہ اگر در زمانے یکے از ہزاراں مثال ایشان بظہور پیوندند کبریت احمر است و در غربت حکم عسقا دارد لیکن اگر مریدے یکمالات پیر مکمل برسد، جائز است لیکن چندیں واقع بظہور آمدہ و ازیں بشارات ہزاراں ہزار مبارک باد! و ایں بشارت از استعداد تمام شہما خبر می دہد لیکن مادام کہ از خواب بہ یقظہ نہ انجاہد و از گوش با غوش نرسد تسکینے نباید کرد۔

اسے برادر! بے نہایت در گہے است

ہرچہ بروی می رسی، بردی مایست

لیکن بہر باب متوجہ کار خود باشند۔ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نوشتہ اند کہ احوال و مواجید و قطبیت و غوثیت و فردیت و امثال آں کہ در منامات و دقایع واقع شود نزد ایں اکابر معتبر نیست۔ آں چہ در بیداری از احوال و مواجید روئے دہد از آں ایں کس است۔ قطب و غوث کے است کہ در یقظہ بایں منصب سرفراز است اگر گے خود در خواب خود را بادشاہ بنید، بادشاہ نمی شود تا در خارج بادشاہ نباشد۔

چوں غلام آفتابم صمد ز آفتاب گویم

نہ شبنم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

این قدر است کہ واقع و منامات صالحہ بثمرات اند و مخبر از استعداد بسیار است کہ
این معنی استعداد سے بظہور آید و بسا است کہ در معرض نیاید جانے باید کند کہ معاملہ از
قوت بفعل آید و از گوش باغوش رسد انتہی۔ استغناء فقر کار سے بس بلند است محمد
رسول صلی اللہ علیہ وسلم با چندیں علو قدر و شان بلند و مرتبہ محبوبیت نہایت فقر
نیافتہ ازیں جا است کہ دائم الفکر و متواصل الاحزان بودند و حضرت علاؤ الدین فرمودہ
یعنی الخ نمی دانی کہ شاہ چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نیافت فقر کل تو رنج کم برو علی
الدوام در قطع مراتب نہایتہ النہایتہ و انتقال از الطفیت بالطفیت دیگر و را بشن با بشن
البطنون و ان ما شاء اللہ بودند و حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ چنین فرمودہ اند بہ چند
پیشتر سوز و عشق و درد بیشتر پس فکر و حزن او علیہ الصلوٰۃ والسلام از ہم کس افزون تر باشد
ازیں بلندی و بے نہایتی فکر باید دانست بس۔

عشق را ہے نیست کہ آن را منزلے پیدا شود

این نہ دریائے است کہ آن را ساحلے پیدا شود

ساحلے باید چو مجنوں پائے در دامن کشید

تاز دامن بیاباں محلے پیدا شود

دیوانگان این را بر جوز و مویر مانند طفلان شاد نمی شوند و گوهر عمر شریف را بچند خردله خسیس نفروشد و بر احوال و مواجید و ظهورات خود را از دست نمی دهند و تعطیل عمر را، رواندارند بلکه اشتغال بصفات و اسما و شیونات و اعتبارات ذاتیت را داخل تعطیل می انگارند و نظرشان بر سر ادقات کبریائی ذات بخت است و از نسب و اعتبارات نفور می فرماید پس باید که از همه این و آن دست افشان شده محض بتجربید بر آمده بقوت و استعداد تمام خود و جد و جهد و جولان تمام در ذات صرف تیز تر نگران باشند و آن جا هم قرار نیا بند ان الله تعالی بحب معالی الهمم تیغ لادر قتل غیر حق براند، و از احوال باطنی خود هیچ نه نوشته بودند، شایان چنان بود که اولاً احوالات خود را بنویسند و بطفیلی آن هر چه واقعات و منامات باشند و السلام علیکم و علی من اتبع الهدی کار من نیست که کس را بجدال ره نایم بخدائے متعال۔ هر که پے دے پے من بشتابد آنچه من یافتم او همی یابد۔ اول ما آخر هر منتقی، ز آخر ما جیب تمنا تہی۔

مکتوب ۲

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتوب مرغوب تودد و اخلاص اسلوب متضمنه استفسار احوال باطنی خویش و حل شبیه مسئله وحدت وجود و بعضی واقعات مرسله آن ذات ستوده صفات بصابت مشفق

مکزی محمد یار در زمان اسعد و آوان امجد چہرہ و صول بشاشت شمول برافروختہ، کیفیت
 آن ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ موجب فرحت و انبساط و خورمی خاطر فاطر دور
 افتادگان گرویدہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہا و شمارا براوج قرب خویش ترقیات بلا نہایات بخشاد
 بالنون والصاد۔

مخدوما! این فقیر در خود قابلیت آن نمی دید کہ شمرہ از خصائص و دقائق و حقائق
 محبوب حقیقی و بیچونی در معرض ظہور بر خامہ شکستہ و زبان جلوہ گر نماید لیکن طوعاً و کر
 ہا بحسب اجابت للمسئول بہزار انفعال انکسار بچند حروف ناہموار نامعقول جرات
 نمودہ اگر پسند خاطر مبارک آید بارے از نظر بگزرایند اللہ الموفق والمستعین و علیہ
 توکلت والیہ انیب

بیا جائی رہا کن شرمساری
 ز صاف و درد پیش آر آنچه داری

نوشته بودند کہ آن چہ اوصاف عاریتی کہ متعلق بخود می دہد گاہے در مراقبہ چنان
 می بیند کہ این ہمہ اوصاف ازین جا کندید شدہ اند و این صفات را هیچ از خود نمی داند و
 آنچه سمیع و بصیر و کلیم است اوست سبحانہ و تعالیٰ۔

مکرما! انسان را چنان زندگانی می باید نمود کہ خود را از جمیع مقاصد ماسوی و
 منتزعات کلیہ تہی و معرایابد و اوصاف عاریتی بکلیہ ملحق و مقفوض باصل او دارد ان اللہ

یا مر کم ان تو دو الامانات الی اهلها مصداق این معنی است و در خود هیچ بوسے
 خیر و کمال نیابد و بر عدم اصل خود کہ محض شر و نقص است علی الدوام واقف باشد
 بلکہ نصب عین دارد و وجود و توابع وجود را چنان گم سازد کہ از ونہ نامے ماند نہ نشانی قال
 المولوی

چوں بدانستی کہ ظل کیستی
 فارغی گر مردی و گر زیستی

اما دوام حالت حضور نزد اکابر ما شرط قوی است چنان چہ حضرت ایشان حیو قد
 سنا لله تعالی بسرہ الا قدس بر نگاشته اند:-

”حضور می کہ غیبت در قفائے آن باشد از حیرت اعتبار ساقط است“

الحمد لله کہ احوال شما بہر طور یکہ است نیک و سنجیدہ است، حق سبحانہ و تعالی بغایت
 متمنی رساند بمنہ و کمال کر مہ۔

نوشته بودند ”چوں کہ امانت را درست بصاحب امانت بسپرد و خود را خالی و عدم
 محض یافت لاچار سمع و بصر و علم و غیرہ از اوصاف کمال حق داند و سمیع و بصیر و کلیم
 اورا خواهد یافت و این اوصاف کمال در حق انسان پدید آید الخ“

و نوشته بودند کہ ”دریں حالت مستکہ و وحدت و جودی غالب می آید اورا از حدیث

شریف بی بصر بی بیطش الخ نیز مستکہ و وحدت و جودی فہم انتھی“

جان من ! اوصاف کمال حق سبحانہ در مجالی ممکنات چہ ساں پدید آید اگر ہست
 بطریق انعکاس و عاریت است، ممکن بے چارہ عدم محض است کہ سراسر شر و نقص
 است و ہر چہ خیر و کمال است راجع بحق است پس عدم صرف کہ اصلاً بوئے خیر و کمال
 دروے راہ نیافتہ است آن را عین حق گفتن و صفات حق سبحانہ و تعالیٰ در او اثبات
 نمودن چنان چہ بعضے متأخران ممکن را عین واجب است گفتہ اند و صفات و افعال آن
 را عین صفات و افعال او تعالیٰ انگاشتہ اند، بغایت بعید است۔ یا رب ایشانند من این
 نیستم !

در مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ بمرہ

الاقدر مرقوم است کہ !

کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی و تابعان و سے می فرمایند کہ اسماء و صفات
 واجبہ جل و علا عین ذات واجب اند تعالیٰ و تقدس و ہم چنین عین یک دیگر مثلاً علم و
 قدرت چنان چہ عین ذات اند تعالیٰ عین یک دیگر اند نیز پس در سن موطن هیچ اسم و
 رسم و تعدد و تکثر نباشد و تمازت و تباین پیدا کردہ اند اجمالاً و تفصیلاً، اگر تمیہ اجمالی است
 معتبر بتعین اول است و اگر تفصیلی است تعین ثانی اول را وحدت می نامند اور آن را
 "حقیقت محمدیہ" می دانند دو تعین ثانی را واحدیت می نامند و حقائق سائر ممکنات می
 انکارند و این حقائق ممکنات را اعیان ثابتہ می دانند داین دو تعین علمی کہ وحدت و

واحدیت اند در مرتبہ وجود اثبات می نمایند و می گویند کہ این اعیان بوسے از وجود نیافتہ است و در خارج غیر از احدیت مجردہ صحیح موجود سے نیست و این کثرت کہ در خارج می نماید عکس آں اعیان ثابتہ است کہ در مرات ظاہر وجود کہ جزا و در خارج موجود نیست معکس گشتہ است و وجود تخیلی پیدا کردہ انتہی

و وحدت وجود مذہب خود می گویند بلکہ ترقی از اں ثابت نمی کنند و جائز ندارند و

اشعار رنگین املار نمودہ

ہمسایہ ہمنشین و ہمراہ ہمہ اوست
در دل گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
در انجمن فقر نہاں خانہ جمع
بالند ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

و باز مختار مذہب مکشوف خود نوشتہ اند، آں جا کہ می نویسند صفات ثنائیہ واجب

الوجود تعالی و تقدس نزد اہل حق شکر اللہ سعیبہم موجود اند ناچارہ در خارج از ذات تعالی و تقدس متمیز باشند متمیز سے کہ از قسم بیچونی و بیچگونگی بود۔ ہمچنین این صفات از یک دیگر متمیز اند متمیز بیچونی بلکہ تمیز بیچونی بلکہ تمیز بیچونش در مرتبہ حضرت ذات تعالی و تقدس نیز ثابت است لاند الوسع بالوسع المجهول کیفیۃ و متمیز سے کہ فرا خور و ہم و اوراک ما باشد از آں جناب مسلوب است چہ تبعیض و تجزی در آں جا

مشہور نیست بالجملہ آں چہ از صفات و اعراض ممکن است از آں جناب قدس
 سلوب است لیس کمثلہ شئی ولا فی الذات ولا فی الافعال باوجود این تمیز
 بیچونی و وسعت بے کیفیت اسماء و صفات واجبہ جل سلطانہ در خانہ علم نیز تفصیل و
 تمیز پیدا کردہ اند و منعکس گشتہ است، ہر اسم و صفت متمیزہ را مقابلیت در مرتبہ عدم
 و یقتضی کہ آں موطن مثلاً صفت علم را در مرتبہ عدم مقابلیت و یقتضی است کہ عدم
 علم باشد کہ معبر بہ جعل است و صفت و قدرت را عجز کہ عدم قدرت باشد علیٰ حذا
 القیاس وابستہ عدماست متقابلہ نیز در علم واجبہ تعالیٰ تفصیل و تمیز پیدا کردہ اند و مرا
 یائے عدماست اسماء و صفات خود گشتہ اند و مجالی ظہور عکوس آنخان شدہ اند نزد فقیر آں
 عدماست باں عکوس اسماء و صفات حقائق ممکنات اندالی ان قال پس عالم عبارت از عدماست
 است کہ اسماء و صفات واجبہ در خانہ علم در آنخان منعکس گشتہ و در خارج بایجاد حق
 سبحانہ و تعالیٰ آں عدماست باں عکوس بوجود ظلی موجود گشتہ پس در عالم خبت ذاتی پیدا
 شد و حرارت جبلی پیدا گردید و خیر و کمال ماند بجناب قدس اوست ما اصابک من
 حسنة فمن الله و ما اصابک من سيئة فمن نفسك موند این معرفت انتہی پس
 ازین تحقیق واضح باد کہ اوصاف حسنہ بہ چند کہ در انسان ظاہر اند ہمہ مستفاد و مستعار
 از مرتبہ وجود اند تعالیٰ و تقدس کہ بطریق انعکاس و پرتو در مجالی ممکنات ہویدا گشتہ پس
 این کمال را داخود خیال کردن و خویششن را خیر و کمال دانستن و عدم جبلی خود کہ محض

شر و نقص است و فراموش نمودن خیانت در امانت است ناچار این امانت بصاحب
 امانت سپردن و خود را خالی و عدم صرف دیدن لازم بلکه واجب و فرض عین آمده پس
 دریں صورت هیچ کمال اوصاف در انسان معدوم الاصل پدید نیاید و شبه وحدت وجود
 پیدانه شد، وحدت وجود وقتی صادق آید که تعین ثانی را که آن را واحدیت می گویند
 حقائق ممکنات گوئیم و آن حقائق را اعیان ثابتہ انگاریم و دو تعین اعنی تعین واحدیت و
 احدیت را در مرتبه وجود ثابت نموده و در خارج غیر از احدیت مجرده موجود نہ نماییم و این
 اعیان را بولے از وجود اثبات نکنیم و چون گوئیم که عدوات مقابلہ کہ در علم واجبہ تعالی
 تفضیل و تمیز پیدا کرده اند و مرایاتے اسماء و صفات خود گشته اند و آن عکوس حقائق
 ممکنات شدہ اند و پرتو عکس شے عین آن شے نگرند و این ممکنات کہ اعدام اند محض
 شرارت و نقاصت دارند هیچ مناسبت بذات و صفات و افعال حق سبحانہ و تعالی کہ محض
 خیر و کمال اند، ندارند و الله سبحانه و تعالی عن ذلك علوا کبیرا و الله سبحانه
 وراء الوراۃ ثم وراء الوراۃ ثم وراء الوراۃ لا مانہایۃ لہ۔ باید کہ بطریق انصاف و
 تنزه طرفین را مطالعه نمایند امید کہ از خدشہ خلاص شوند و آنچه از کلمات بی یسمع بی
 بیبصر و امثال آن وارد شدہ اند مناسبت حال فنا انحص کہ مرتب بر فنا اتم و اکمل
 است دارد، رواست کہ عارفی را بعد از فنا و لحوق صفات باصل صفات کاملہ از خود عطا
 فرمایند و متصف باوصاف اللہ نمایند چنان چہ در مکاتیب غیر مرۃ وارد است۔ ازاں جا

طلب نمایند۔

اند کے پیش تو گفتم غم دل، تر سیدم
کہ آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است
نوشتہ بودند کہ آں چه گفته شد کہ گاہے مراقبہ پچناں می بینند
مستمر نیست از برائے آں کہ اگر در مراقبہ فوقیت دید در الطفیت و
باریکی نظر کردہ متوجہ باشند حالت مذکورہ صحیح بنظر نمی در آید کہ
دید محض در ذات صرف بیچوں می باشد اگر در لطائف سینہ متوجہ
می شود حالت مذکورہ عود می کند۔

مہربان من ! این حالت شما خود شاہد سنجیدگی احوال و قاطع شجاعت شماست زیرا
کہ آں چه نقص بترقی وحدت نظر خلل و زوال می پذیرد دو بخلاف مرتبہ کمال نزد
حضرات مشائخ ما ترقی از وحدت وجود کہ ناشی از مقام سکر و جمع است ثابت است
بلکہ اگر غلبہ نماید ہم از ادب لب تواند جنبانید و طالب ترقی باشد تا بمقام صحو و فرق بعد
الجمع گراید و از کفر طریقت کہ عدم امتیاز بین الخالق و المخلوق است و ہمہ رایکے دیدن
است رستہ باسلام حقیقی کہ امتیاز بین الخالق و المخلوق است و حق را حق دانستن و ممکن را
ممکن دیدن است مشرف گردد۔

در مکتوب چہل و نهم حضرت ایشان حیو وارد است۔

اثنیتتی کہ دون اتحاد است مقام عوام کالانعام است و این
 اثنیتت کہ ہزاراں مزیت بر اتحاد دارد مقام انبیاء کرام است
 علیہم الصلوٰۃ والسلام چنانچہ صحوے کہ دون سکر است حال
 عوام و صحوے کہ بعد از سکر است مقام خواص بلکہ اخص
 خواص چنانچہ اسلام کہ پیش از کفر طریقت است اسلام عوام
 اہل اسلام است و اسلامے کہ بعد از کفر طریقت اسلام اخص
 الخواص انتھی۔

اما الحمد للہ احوال شما خود دفع علل شماست و مبنی مظہر نقص و کمال و بتوجہ بلطائف
 وجود بلکہ سینہ خود۔ این فقیر گاہے شمارا امر نہ نموده و ز مشرب در مذہب حضرت
 صاحبان ہادی طریق اندراج النخایتہ فی البدایتہ میاں صاحب حیو قدس سرہ باندازہ فہم
 خود کہ قاصر است واقف تمام است بمچنین نفرمودہ باشند باید کہ این نوع مراقبہ را
 موقوف نمایند و محض متوجہ اللطیف و بیچونی و بے نھایتی باشند تا صرف بحیرت و حجل
 و بے درکی و نادانی گرایند۔ کار این است و غیر این ہمہ صحیح۔ نوشتہ بودند کہ

شبے بسبب عدم ایماں او امر و عدم اجتناب مناہی او تعالیٰ جل شانہ کمال ندامت
 شرمساری رخنہ می گردد و خود را لائق عذاب گوناگون می دید ناگاہ القاء شد اند جوا
 کریم غفور رحیم انتھی

جان من! دعویں القاء بشارت اشاره بان است کہ محض خود را لائق عذاب، و از رحمت ارحم الرحمن نا امید شدن نباید بود قال علیہ الصلوٰۃ و السلام الا یمان بین الخوف و الرجاء متفهمین بشارات عظیم است امیدوار باشند و آنچه در باب غازی پور متوجه اند و ملغم شده اند کہ "خدا کیت کم تھیام" از بشارات است و آنچه در واقعہ خواب بسیار کساں بشمشیر کشتہ دیدہ اند امید کہ مثال آن نصیر خاں کرگچ بمعہ برادری و عیال و اطفال باشد و حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع مسلمان و دوستان و ہمسایان شمارا ۱۰۰ پناہ نگاہ داشت و اللہ اعلم بالصواب۔ ربنا عفر لنا ذنوبنا و اسر افنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین و السلا علیکم و علی من لدیکم۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال است یعنی سوال مرید از مرشد کہ "مردہ بدست زندہ است اگر دفن کندش فجا والا گندہ می شود" و جواب است از مرشد کہ مردگان دو نوع اند یکے مردہ بموت صوری، اتوال او معروف کہ موت او تعلق بہ تن دارد دوم مردہ بموت معنوی کہ عبارت از اطمینان نفس است از مرادات چوں کہ را بیماری ارادہ حق تعالی کہ سودائے سخت است می شود۔ قریبان قرب در گاہ اورا گاہ بیگاہ عیاوت می کند و گویند بلا باس طهورا یعنی آن بیماری موت پاک کننده دل است از خواطر کہ خلق متخمدہ

عبارت از آنست۔

آتش عشق از نہ سوزد نیسانی و ہم غیر

زمین دل بروید سبزہ گلزار یار

وچوں سکرات می شود کہ عبارت از سکر و غلبات عشق است قریبان مذکور تعلقین

کلمہ شہادت می کنند و مادام کہ دم از ہستی می زند و تحرک اختیاری می کند قریبان

دست تصرف بر او نہ نهند و گویند کہ هنوز رمتی است اگر چہ او می گوید زود۔

رمتی پیش نہ مانده است ز بیمار غمت

قدمے رنجہ کن اے دوست کہ درمی گزرو!

با تومی گفتم کہ عشقت ناگھاں خواہم

گشت از غم آنے آن غم است

پس ازیں باور نبودت از مرا

گرہمی گفتم کہ کارم درہم است

وقت آن آمد کہ رحم آید ترا

بر دلم چو در بینم این وم است

وچوں از دار و گیر آرزو ہائے خاموش شد و ہینتے موہوم را فراموش کرد آواز غیبی

و صد اے لاری بی بشنود کہ یا ینتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة

مرصیہ۔۔۔۔۔ فرد۔

یا یا کہ مرا آرزوئے تست آخر

نشاط من بہ تماشائے روئے تست آخر

پس او در جواب بہ تلقین قریباں گوید انا لله وانا الیه راجعون۔

نیا و در دم از خانہ چیزے نخست

تو داری ہر چیز من، چیز تست

و چون ملک الموت اور اسیب بھشت نماید کہ عبارت از غمبختہ پر تو جمال است،

روح بطریق آسان می دہد۔

اگر خواہی بشیرین مرگ مردن

ز دوست باید زھر خور دن

پس قریبان بدست تصرف جا مھائے زندگی کہ عبارت از افعال بد و عبادت

ریائے است از دور سازند و آب کوثر کہ عبارت از محبت ذاتی است اور از لوث دنیا

وارادت اخری بشویند۔

سوال = محبت ذاتی را آب کوثر چرا گفت؟

جواب = محبت افعالی و صفاتی کہ است چون آں صفت و آں فعل کہ بسبب آں

عاشق شدہ بود، مبدل باضداد می شود، در بنیاد محبت او فتورے می افتد و محبت ذاتی را

تعمیر و تبدل نیست و ہرچہ از محبوب آید از نعمت و بلا و منع و عطا غنیمت شمرد و نعمت

انگارد۔

عاشقم بر لطف و قہرش من بجد

اے عجب من عاشقم این ہر دو ضد

بنابر آں این شراب طہور کہ لم یتغیر طعمہ طعمہ است گفتہ شد و چون در این

وقت برہنہ بود کہ الایمان عریان از جامہ اشرف کہ لباس تقوی است کفن ہو شانند

پس مردہ اگر مرد بودہ کفن کہ عبارت از کلمہ شہادتین، و نماز روزہ ہاست و اگر زن بود

دو کفن کہ عبارت از حج و صلوة است بد ہند و بر جنازہ رضا نھند پس در صلوة کہ

عبارت از دعا است گوئید اللہم اجعل لنا فرطاً یعنی پیشوائی طالبان بعد ازاں از جائے

کہ خمیر آورده بودند دفن کنندش یعنی باصل اسم کہ مرئی او بود بہ پیوست کہ کل

شئی یرجع الی اصلہ و بعد از سوم روز مردہ صوری بد بوے کند و از مردہ معنوی

خوشبوئے اخلاق حمیدہ بمشام جان خاص و عام برسد و راحت کم آزاری بہمہ کس برسد

کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ بعد ازاں کاروائی طالبان از و حاصل

می شود کہ اذا تمیرتم می الامور فاستعینوا من اهل القبور عسا کر نکلتھائے از

شہرستان دل بسیار روئے دادہ بودند اما در میدان تنگ کاغذ نگنجد جائے کہ کس است

یک حرف بس است و خیر الکلام ماقل و دل والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب ۴

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله لقد جاءت
رسول ربنا بالحق - اما بعد - نوشته بودند که مراتب فنا و بقا و سایر مقامات مثل قطبیت
و غوثیت و قیومیت و امثال ذلک دوام دارند یا نه؟ و ز قول شیخ عبدالرحیم مگر یہ علیہ
الرحمہ کہ گفته است مصرع

سندھی حردم حج پر دھن کعبو پس نہ کا پڑی

دوام منہوم می شود وز حدیث:-

لی مع الله وقت لا یسعی فیہا ملک مقرب ولا نبی مرسل

خلاف آن صادق می آید وجہ توفیق میاں ایں در کلامین چہ باشد؟

مکرما: نزد حضرات ماہر حضور کی کہ در قفائے آن غیبت بود از حیرت اعتبار ساقط

است اما چون وجہ عدم تضاد ایں دو اقوال موقوف بر مقدمہ است کہ متضمن نشاء ہر

سخن است لا ہرم باوجود عدم لیاقت اجابہ للمسؤل بچند حروف جرات نمودہ می شود

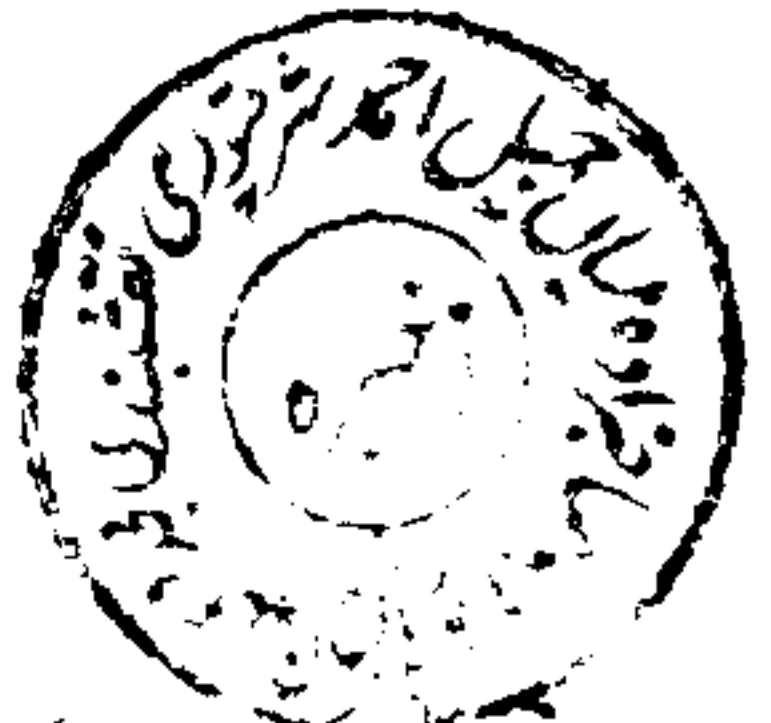
امید کہ بگوش ہوش استماع فرمایند تو کلت علی الله والیہ انیب۔

بدانند کہ شمسواران منازل و مراتب سلوک ورہ روان مدارج معمود و عروج چہ اہل

توسط چه اہل انتہار و وصول ہر مقامے از مقامات مربوط بحد و جذبات و واردات مقام فوقانی اوست و علیٰ هذا القیاس الترقیات الوردات فی مقامات الافعال والصفات والذات و جمیع المراتب و ہر مقامے سالک را بظن فوقانی تمام می شود آں را حضرات مشائخ کبار ما مقام آں شخص مقرر کرده اند و آں مقام فوقانی کہ هنوز بظن رسیدہ است و باصل آں پیوستہ حال آں سالک قرار و اوند و مقام را دوام شرط فرمودہ اند حال رانہ کہ معادلہ آں هنوز وابستہ بظن است، باصل و مقام حصول حال را وصول نیز گویند پس ہر مقام کہ باشد علی تفاوت الدرجات بنظر احاد تحتانیہاں حال است و بنظر احاد فوقانیہاں مقام است بنظر احاد اکملان کہ بمراحل فوق آں شافقتہ اند کاملطروح فی الطریق است و چون ذات حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس نہایت ندارد ممکنہ را چہ رسد کہ آں را بانجام رساند اگر چہ ہر یکے از واصلان ذات تعالیٰ و تقدس است باندا ما استعداد خود و بعنایات حق سبحانہ و تعالیٰ جل شانہ الطنیات و بطنیات قطع می نمایند اما ہر نہایتی کہ باشد بدایغ نقص و پچندگی متسم است کہ او سبحانہ و تعالیٰ ازاں منزہ و مبرا است واللہ سبحانہ و تعالیٰ عن ذالک علو اکبیرا۔ لا جرم حضرت سید الکونین علیہ السلام با وجود کمال محبوبیت در مطالعہ غموض اسرار البطن البطنون، دائم الفکر و متواصل الحزن موصوف گردید۔ بر سر اصل آیتیم و گوئیم کہ چون این مقدمہ رانیک تامل فرمودہ اند بدانند کہ مراد از مصرع مذکور مقام باشد کہ بدام آں را شرط است و از حدیث مراد حال است کہ مناسب مقام حضرت

سید المرسلین علی مصدرہا الصلوٰۃ است باشد فلا منافات بین الکلامین
المذکورین۔ یا گوئیم کہ آن حضرت خاتم الانبیاء۔ صلی اللہ علیہ وسلم را مجرد وصول
حصول میسر بوده گویا پاک از کمال وحدۃ در یاد آن ہر دو دست می دادند پس استمداد وقت
چہ حصول و چہ وصول لازم آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا بوده دریں صورت تو
اند بود کہ مراد از وقت خاص غوطہ و محویت خاص بوقت خاص کہ حضرت عالم ربانی مجدد
الف ثانی قدس سرہ تعبیر ازاں بہماز کہ معراج مومن است فرمودہ است چنان چہ ار
حنی بابلال و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ مویید این معنی است و در سائر اوقات بظاہر
دباطن موجب حکمت الہی برائے تنور و ہدایت و دعوت مستوجبہ عالم اسباب بودہ اگر چہ
اصل معاملہ آن وقت خاص ہر وقت میسر بودہ یا گوئیم کہ اشتراط دوام برائے تسلی
علامت حصول مربوط بمقامات اثنیباہ ظل باصل است مثل افعال و صفات و ذات و
مقامات رضا و خلقتہ و مثال ذلک و مقام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل در رنگ
ظل ازاں دولت سمرادر راہ است و رائے فنا و بقاست و وراہ وصل و انفصال است و
ورائے قید و اطلاق است و ورائے کشوف و معارف است و ورائے افعال و صفات
است و ورائے اسماء و شیونات است و ورائے اعتبارات و ذات است و ورائے رضا و
خلتہ است و

گر بگویم شرح این، بعد شود



مکتوب ۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشخون بشوق تمام مکتوف آں کہ احوال او ضاع دعاگویان این حدود مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و صفا وقفے آں ذات ستودہ فرخندہ صفات مدام مستول و مطلوب المرفوع آں کہ شوق مواصلت گرامی از ہر چہ نویسند ممتازند۔

شرح شوق گہ نوید اندکے
بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

لا جرم مصدع کہ تا حصول ملاقات صوری صواتر بد و کلمہ محتوی اخبار خیر آثار خویش و جمیع خویشاں مستحج و مباہی فرما باشند کہ ازاں مارا حزار شادمانی است۔ والسلام

مکتوب ۶

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا عوائق دوران ناہنجار مصنون و مامون باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب سلمہ شوق مشخونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکتوف ضمیر آں کہ خط فرحت نمط کہ از ہر لفظش راتحہ امید بمشام جاں می افزاید در آوان مسرت تواماں عز و رود یافتہ تمام مستحج و منبسط ساخت۔ جان

من! کوائف رو تداو این جا بدیں نمٹ کہ از قریہ مسکن احقر سوائے خانہ وڈیرہ خیر انڑ
 وڈیرہ غمت خاں از ہمہ مردم انڑ کو چیدہ رفتہ در مکان میل موضع کنبدی (کنڈی)
 بسن خانہائے خود راست کردہ نشسته اند و عزم ہیں دعا گوئے ہم ہمیں کہ نشاء اللہ تعالیٰ
 در ہمیں انتقال نموده در موضع مذکور سکونت نماید۔ لہ جرم مشدع کہ در اوقات م
 جوال جابت مستت فرمایند کہ در آں موضع مذکور را مبارک کند و انواع جمعیت دینی و
 دنیوی نصیب حال احقر گردد و ہم معلوم باد کہ ہم عزم می دارم کہ دریں یوم ازین
 جا کو چیدہ در موضع میل مسکن ساخته باز بستاب روانہ بصوب لوری شریف گردیدہ
 بشوق زیارت حضرت م شمسالکین و زبدۃ العارفین حضرت م شمسالکین خود
 مشرف شوم دریں باب ہم توجہ دعا فرمایند کہ بجمعیت و فیئش و فرحت و سعادت
 زں ستم پانتم بہ نعت نموده شود و السلام مع یا کر م۔

مکتوب ۷

فنائش و عبادت دستگاہ مستجمع حسنات، منہم کبریات، نور بنہ، در مت روی میوں
 پیر محمد جیو بنیونات صورتی و معنوی محنتی بدر بعد سلمہ مسنونہ شوق مشگونہ و امید
 فراوان اجابت مترونہ کثوف آں کہ اموال و اولیای فترہ دعا گوین این حدود من کل
 اوجہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و عافا و قتی و ترقی درجات و
 حصول حاجات و نیل بہ اذات صورتی و معنوی آں ذات فائش لبہ کات مدد از در گاہ

محبیب الدعوات مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب محبت و اخلاص
 اسلوب محتوی استدعائے مطالب دینی و دنیوی رسول آں نور البصر در اسعد آوان پر
 توے وصول برا فروختہ رسیدہ چشمہائے مشتاقاں دعاگویان نور آگین ساخت برسید
 قاصد آور و نامہ از در دوست۔ گشت دیدہ مسور ز صورتے رقمش و بمطالعہ مضمون
 میمونش بہجت بے پایاں و فرحت فراواں بر افزود۔ جان من ! احقر را از حصول
 مطالب معنوی و صوری دربارہ آں بر خوردار غافل ندانند امید کہ تیر دعائے این خاکسار
 بہدف اجابت رسیدہ او تعالی آں گرامی را مشمول عنایات گرداند و ابواب عطیات
 فراواں مفتوح سازد آمین ثم آمین ! جان من ! احمہ للمحات آں کہ لازم در یاد مولی
 تعالی مصروف فرمایند و در ہر نفسے و ہر لحظہ یچناں بذکر حق اشتغال نمایند کہ از ذکر
 بگذر فروروند۔

در خدا گم شو، وصال این ست بس
 گم شدن گم کن، وصال این است بس

و سرمایہ سعادت ابدی و مقصود از خلقت جن و انس آں کہ هیچ لحظہ از خدا غافل بنا
 شد و شب و روز مستغرق الاوقات در یاد مولی تعالی باشند و سائر مطالب دنیوی طفیلی
 است کہ بطفیل آں بغیر سعی سرانجام خواهند گردید من لہ المولی فله الکل شنیدہ
 باشند القلیل یدل علی الکثیر و الفطرۃ یبئنہ عن البحر اگر در خانہ کس است،

یک حرف بس ست۔۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۸

زبدۃ الخلفاء، خلاصہ اہل صفاء، نور بصر، راحت روحی، فضیلت پناہ محبتی میاں فیض محمد جیو، ہموارہ از با ما است محفوظ و بیات است مخطوط بودہ قرین جمعیت و عافیت باشند آمین! بعد از سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشخون بشوق تمام کثوف آن کہ مکتوب مرغوب محبت و اخلاص اسلوب مرسول گرامی و رعین انتظار رسیدہ خاطر فاطر مشق قان خورسند ساخت امید صادق کہ ہم برای و تیرہ تا حصول ملاقات صورتی بار سب مکاتیب خیریت اسایب خورسند فرما باشند کہ این معنی موجب از دیاد سستہ محبت و داد تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع الاحرام۔

مکتوب ۹

فانسل و کمالات دستگاہ، مندر الحسات، منظم الکرامات، نور بصر میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ فراوان و ادعیہ بیکران کثوف آن کہ از شنیدن خبر کلفت اثر ناچای و ب جمعیتی اہل خانہ آن گرامی تردد و وسواس و نگرانی بغایت گردیدہ حق سبحانہ و تعالیٰ بشمنل و کرم خویش شفاعاتل و صحت کامل نصیب شان گرداناد! و نہ محبت و رفاہیت من کل الوجود محصل کناد بخ متہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الامجاد آمین، آمین، آمین و

السلام مع الاکرام۔

مکرر آن کہ دو تعویذ از آیات شفا نوشتہ فرستادہ شد، امید کہ دوبار بآب تازه شستہ بنوشانند۔ امید کہ شفائے کامل نصیب شان گردد۔ آمین، آمین!

مکتوب ۱۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، قرۃ العیون، میاں پیر محمد حیو
مدام قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باشند آمین! بعد التحاف تحفہ تسلیمات شوق
آیات واحدائے هدایائے دعوات اجابت سمات مکتوب آن کہ حالات این حدود
بفضل رب المعبود من جمیع اوجوہ مترون بخیر و خوبیہا است و جمعیت و تومندی آن
نور پیشمی در جمیع لاوقت مدعو و مسئول امر فروع آن کہ انشاء اللہ تعالیٰ فردا روز شنبہ
تایک شنبہ ازین جا کو چیدہ خواهد شد لا بررم در اوقات مرحوالاجابت در درگاہ ایزد
متعالی مسئلت نمایند کہ حق تعالیٰ آن موضع میل مسکن مبارک گرداند و استقامت بر
جادہ شریعت نصیب گردد و تا رسول دولت مواصبت بہ سبیل نامحبات مشعر حالات
خیریت آیات آن گرامی مستحج و طراوت بخش وفا باشند کہ ازاں جمعیت روحانی و قلبی و
قلبی تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۱

فضائل و کمالات و ستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیہ محمد جیو از ما سوائے مکتوب و بیاد حق مکتوبہ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سیدنا نام مشخون بشوق تمام مکتوب ضمیر راحت تصویر آں کہ مکتوب مرغوب اخلاص و تودہ اسلوب محتوی حقائق خیرہ دقیق در اسعد از منہ در عین انتشار رسیدہ خاطر فخر مشتاقان مہر و رو بہ منتج ساخت و بہت حد مضمون میمونش فرحت بر فرحت افزود مید کہ ہم بریں و تیرہ تا اصول مدقت صورتی بار سان مکاتیب خیرہ یت سرب نور سندی فرہ باشند۔
 ین معنی موجب اطمینان خاطر فخر دور فداگان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیہ محمد جیو از تودت دور ن ہموار مکتوبہ بودہ بیاد حق مکتوبہ باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشخونہ و اوعیہ اجابت مقرونہ مکتوب آں کہ احوال و اوصاف دعاگویان این حدود مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و صفاتی آں ذات ستودہ سعادت در مہر نور و مستول المہ فروع آں کہ مکتوب مرغوب، اخلاص اسلوب محتوی اخبار خیرہ حقائق آں کرامی در اسعد از منہ رسیدہ فرحت بر فرحت افزودہ

رسید قاصد، آورد نامہ از در دوست

گشت دیدہ منور ز صورتے رقمش

امید کہ تا حصول دولت دیدار فرحت آثار ہم بر این و تیرہ بار سال احوال خیر نال
خویش خورسند و فاباشند کہ این معنی باعث از دیاد سلسلہ اتحاد تواند بود۔۔۔ والسلام مع
الاکرام۔

مکتوب ۱۳

فضائل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی
میاں پیر محمد جیوا از عوائل زمان ناسازگار در کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ محفوظ
و مامون بودہ مشمول فیوضات سبحانی بودہ باشند۔ آمین! بعد نوافل تسلیمات شوق آیات و
رواحل دعوات اجابت سمات مکشوف آن کہ احوال و اوضاع فقراء این حدود من کل
الوجہ مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و عافیت و ترقی درجات و حصول حاجات
صوری و معنوی آن ذات فائز البرکات از در گاہ قاضی الحاجات مسؤل و مطلوب
المرفوع آن کہ مکتوب مرغوب تود و اخلاص اسلوب مرسل آن ذات سامی رسیدہ پر
توی وصول بر افروختہ مستح و منبسط ساخت۔ چون مشتمل بر جمعیت و عافیت آن ذات
ستودہ صفات و نور بصر نو بادہ بوستان ہدایت میاں صدر الدین بعد محرک از یاد حمد و شکر
گردید امید کہ آیندہ ہم بر این و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خویش مع جمیع

تواضع و لواحق خورسند فرما باشند کہ ہر آئینہ این معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دعاگویان
تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

گرچه دو رم بیاد تو قدح می نوشتم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

مکتوب ۱۴

فضائل و کمالات و ستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ شوق
مشخونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکتوف آن کہ احوال و اوضاع فقرات دعاگویان این حدود
من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت آن گرامی مدد
مطلوب المرفوع آن کہ مدت است کہ از آن جناب هیچ خبر سے نرسیدہ نا جرم نگرانی
است۔ امید کہ تا حصول دولت مواصحت احوال خیر فال خویش سببیت تسبیح صادر و وار
در محنت فرمایند کہ این معنی باعث تسکین خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع
الاکرام۔

می خواستم کہ شرح شوق و حکایات مذکورہ را بمطولے بفارم۔ اما بسبب ضعف و نا
توانی کہ از عارضہ تپنا عارض بود نتوانستم لهذا بدین چند کلمہ اکتفا نموده شد۔۔۔۔۔ و
الباقی عند التلاقی۔

مکتوب ۱۵

فضائل و کمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، نور البصیرہ، راحت روحی میاں پیر
 محمد جیو بعد از تقدیم مراتب تسلیمات بے نسیات مشہود شاہ کرنی باد چوں مجری
 حالات این حدود بکرم ایزد متعال مستوجب حمد و شکرست و خیریت و جمعیت ایشان
 بدام مستوب باحوالہ ام آن کہ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر خبر یافتن این جانب
 مرحمت فرمودہ بودند رسید باعث جمعیت خاطر گردید نور بصر من! انال اللہ تعالیٰ
 بفضل عمیم خویش و بیمن برکت دعا فقرائے باب اللہ شفا کامل حاصل گردیدہ است و اثر
 تپ با لکلیہ منفع گردیدہ ست ازین معنی خاطر خود مطمئن دارند و تشریف آوری بین
 نوب از سبب ضعیفی خویش کہ گزہم گزروا نداشتہ بخاطر جمع در و خائف دعا کوئے در
 مکان خویش مشغول باشند از شنید خبر ولایت شدن اثر سے تپ و اطلاق شکم آن
 بر خوردار تمام و سواس و تردد است امید کہ اللہ تعالیٰ ایشان را شفا کامل عاجل نصیب
 خواهد کرد۔ زیادہ و السلام علیکم۔۔۔۔۔ و آمدن این جانب در مسجد از سبب ضعف و نا
 توانی نبود دیگر با لکلیہ خیریت و از جمیع محرکہ خورد و کلاں اسلمہ مسنونہ معروض باد!

مکتوب ۱۶

در خدمت سراسر سعادت، فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، میاں

پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلمہ وافیہ شوق مشخونہ وادعیہ زکیہ اجابت مقرونہ مکشوف
 بنمیر فینش تصویریں کہ احوال و اوضاع فقرا کے دعا گو بیان ہیں حدود من کل نوبہ
 مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و صفا و قتی آن ذات ستودہ صفات مستحکم
 حسنت زبرگاہ مجیب دعوت مدعو و مستول نہ قریب مجیب الم فون میں کہ
 مکتوب م غوب شوق و خدش اسلوب م رسول گرامی پے در پے رسید و مطالعہ مضمون
 میمونش قرۃ العیون حاصل کر دید

رسید قصبہ آور د نامہ از در دوست
 کہ گشت دیدہ مسور ز صورت رشمش۔۔۔

مید و نفع نہ تا آنہوں دوست مواصت ہم بریں و تیرہ برس مکاتیب خیریت
 سبب بنتی و مسور و وفی باشند کہ میں معنی باعث حمینان خاطر فاطر مشاقق تواند
 بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

نظر میں کہ میں شیخوں و فرزند محمد صالح در اوقات صحاح بدعوات صحاحات
 یاد فرما باشند مید کہ در باب رزق و روزی شیخ غلم و وسوسہ در خاطر نیارند انشاء اللہ تعالیٰ
 بتدریج متقی خواہد شد۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱

برادر مہربان، عزیز ازجان میاں ملا محمد احسن و ملا محمد عارف جیو مدام محفوظ و

ماہوں باشند بعد از سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکشوف آں کہ آنچہ نوشتہ بودند کہ معلوم نیست کہ در کار نسبت شادی ما راضی هستند یا نہ؟ برادر من! این چہ حکایت است۔ فضیلت پناہ بر خوردار میاں پیر محمد جان ماست و نور چشم ماست۔ بر خوردار میاں پیر محمد را از فرزندم محمد صالح بالا تر و زیادہ تر دوست می داریم۔ آں چہ نسبت شادی بہ بر خوردارم پیر محمد نمودند آں ہمہ احسان و منت بر این فقیر نمودند و در آد میان مایان شب و روز ازین معنی شادی و خواری است۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آں برادر را میاں پیر محمد را این قدر تعظیم دادند۔ درین زمانہ اخیر کہ نیست کہ مسکیناں را دوست وارد، ہمہ مردم بر فلوس می میرند، زہے سعادت است کہ شما بطرف دنیا صیج ندیدہ، نام خدا را پیش نمودہ۔۔۔۔۔ جزاکم اللہ خیرا۔ والسلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ آں چہ زمین شما کہ در مکان میل می باشد قدرے ازاں سید میر محمد بقا شاہ آباد کردہ است و قدرے ازاں مردم معارفجہ کوریچہ آباد ساختہ اند و بعضے مردم در اں زمین شما دعویٰ ملکیت می کنند، لاجرم لازم کہ کے از شما آمدہ آں زمین خود را خلاص کردہ برود۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد، حیوا از حوادث دوراں مصون بودہ ہدام بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظ باشند آمین! بعد اسلمہ فراواں و ادعیہ بیکراں

مکتوف آں کہ خط فرحت نمط مرسل آں گرامی رسید باعث دعا گوئی گردید۔ او تعالیٰ جل شانہ فرزند صالح معمر روزی گرداناد! و امید کہ براسے ناچاکی اہل خانہ قدر سے پوست ہلیدہ کلاں و پوست بلیہ و آملہ ہر سہ مساوی کوفتہ بختہ و مساوی ہمہ شکر یاد کردہ ہر روز بعد خوردن طعام یک کف ازاں بخورند امید کہ تندرستی خواہد بود و احتراماً دعا گوئے صمیمی تصویریدہ مدام نویسان حالات باشند کہ باعث اطمینان تواند بود۔۔۔۔۔

والسلام والاکرام

مکرر آں کہ در حویلی احترام ہمہ مردم عارضہ تپ می شود، دعا فرمایند کہ ہمہ وجوہ

عافیت و تندرستی شود۔

مکرر آں کہ اہلیہ زبدۃ الاقران میاں مثل آمدہ است کہ مرض سرفہ خشک

عارضہ ست چوں از دوا حاجت نشنید نہ شدہ پس براسے دعا خوانستن میاں شہاب الدین و فتوہ

فینش محمد داخلیہ میاں جیل راہموارہ کردہ سوم روز است کہ دریں جا است دعائے

تقدی نمایند کہ او شان را حم حق تعالی شفا کابل نصیب گردانند۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۹

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا سوائے مخطوط

و بیاد مولی تعالی مخطوط باشند آمین! بعد سلام مشخون بشوق تمام مکتوف آں کہ

حالات این حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و عافیت و بمعیت و

ترقی درجات و صفا و قتی آن ذات ستودہ صفات مدام مطلوب المر فروع آن کہ برائے رسیدن احوال و اوضاع و اخبار خیر فال آن جناب روز بروز انتظار و نگرانی ست لاجرم متمدع کہ تیر سیل و ترقیم احوال خیر فال خویش بصحابت کے صادر و وارد مہمت فرما باشند کہ ہر آئینہ میں معنی باعث طمانیت خاطر فاتر دعا گوینان تواند بود۔ والسلام والا کرام

مکتوب ۲۰

فضائل و فوائد دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حبیب باست محفوظ و از ناباست محفوظ بودہ مدام بیاد حق تعالی مشغول باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب سلمہ شوق مشغونہ و تاسیس قواعد ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آن کہ احوال و اوضاع دعا گوینان میں حدود من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی درجات آن ذات گرامی مدعو و مسؤل المرفوع آن کہ از شنیدن خبر کلفت اثر عارضہ تپ بہ نسبت سائی و سائر مردم اہل حویلی جمیع مردم خورد و کلاں و سواس و تردد و اضطراب تمام گردید حق سبحانہ و تعالی شفا عاجل و جمعیت کامل نصیب حال گرداناد بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد۔ جان من! تا وصول اخبار صحت و عافیت آن گرامی ہمہ مردم اقربا بہ این حدود را انتظار و نگرانی بدار صوب می باشند۔ لاجرم لازم کہ بدست کے صادر و وارد خبر خیر و عافیت آن جناب ارسال فرما

باشند کہ ہر آئینہ میں معنی باعث اطمینان قلب و سرور تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام
 مکرر آن کہ دیر و شب شبند در خانہ میان عبدالستار فرزند تولد شدہ است و دعا
 کنند کہ آن راق تعالی دراز عمر دارد۔

مکرر آن کہ بعضی مردم اہل حویلی را عارضہ تپ عارض است دعا فرمایند کہ شفا
 عاجل شود و از نیاز مند دعا گوئی برخوردار محمد صالح است دعا اولاً والسلام۔ ثانیاً معروض
 بود!

مکتوب ۲۱

در خدمت سہ امہ سعادت، مجموعہ خوبہائے بیکران، مصدر الحسنات، مظہر
 کرامت، نور بصر، راحت رومی میان پیہ محمد جیو از ماسوی مکتونہ و بیاد حق مکتونہ
 باشند۔ آمین! بعد سلام خیمہ کلام سنت حسنت سید نام مشکون بشوق تمام مکتوف
 آن کہ مکتوب م غوب تو دو و محبت سلوب م رسول گرامی در سعد از منہ رسیدہ
 پر توئی وصول بر فرونتہ بجز وصول صحیفہ کریمہ فرحت بر فرحت فرمودہ دعا گویان
 مشتاقان نور آئیں گردید۔

رسید قاسم آورد نامہ از در دوست
 کہ گشت دیدہ مسور ز صورت رشمش

آں چہ حدیث شوق و شغف محبت کہ نوشتہ بودند حق سبحانہ و تعالی نائزہ میں

محبت و شوق را روز بروز مشتعل و مضاعف گرداند کہ فنا ہستی موصوم و محو در

تجلیات صفات و ذات بدون استیلا۔ محبت صحیح گونہ متصور نہ

در عشق باش مست کہ عشق ست ہرچہ ہست

بے کاروبار عشق دریں دار کار نیست

تسبیح شیخ گرچہ بے غلغلہ نمود

جز آہ رند مست حجب نور یار نیست

جان من ! اگرچہ صحبت و حم نشینی با فقراء کبریت احمر و کیمیائے اعظم است،

خوش گفت آن کہ گفت ۷

مصلحت دید من آن ست کہ یاران ہمہ کار

بگذارند و سر طرہ یارے گیرند

اما لازم کہ حصول دولت مواصلت معنوی از کشاکش جذبات محبت در اشتغال

بحق تعالی بہ چیزے دیگر مجوز نباشند کہ او پس دار غائبانہ مشمول ترقی درجات و تواتر

ورود واردات سبحانی باشند و تا حصول دولت ملاقات صوری، ہم بریں و تیرہ بار سال

مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ این معنی باعث از دیاد محبت و و داد تواند

بود۔۔۔ والسلام از جمیع اقربا و حضار مجلس سلام بشوق بمشمول باد۔ از قلت کاغذ

تفصیل اسامی نموده نہ شد آگاہ باد!

مکتوب ۲۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو سہمہ ربہ بعد سد م
مشغول بشوق تمام مکتوف آں کہ انجام کار شادی بر خورد در محمد صالح بتاریخ بیست و
ہفتم شحر حال شب سہ شنبہ مقرر است امید کہ مہربانی کردہ بہ تاریخ مذکور مع قبائل
آمدہ شریک شادی شوند و فقرا آں جاتے را کہ وابستگان این دعا خواست ہمہ آرنند۔

مکتوب ۲۳

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد سد م مشغول بشوق تمام
مکتوف آں کہ احوال و اوضاع مردم این جا ہمہ بخیر و عافیت است نشاء اللہ تعالیٰ
فردا روز دو شنبہ برائے تعویذ معذور رحمہ میاں و ذیرہ محمد جیو روانہ آں صوب
خواہیم گردید۔ محبی میاں و ذیرہ شاہ محمد و عزیزان اور ہم میں معنی اعدام نہیند

والسلام

دیگر آں کہ از ناگاہ شنیدن خبہ کلفت اثر مضمیہ اہل خانہ آں گرامی ہمہ مردم این
جائے را تمام و سواس و اندوہ گردیدہ پس بعد شنیدن خبہ صحت و شفا آں ہاہہ اراں آمد و

شکر خدائے خواندہ شد امید کہ محفوظ باشند۔

مکتوب ۲۴

فضائل دستگاہ نور بنہ راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا سوائے محفوظ دیپا دحق
مختونہ باشند آمین! بعد سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکتوف آں کہ بعد مشی
ماہ مبارک رمضان عوم زیارت مرشد السالکین قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو
قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کہ
بزیارت مرید مبارک فائز گردیدہ سلامت ماعت نموده شود۔۔۔ والسلام

مکتوب ۲۵

فضائل دستگاہ نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ، بعد سلمہ فراوان
وادعیہ بیکراں مکتوف آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعاگویان میں حدود مع جمع
توانع و لواحق مستوجب محامد لا تعداد و التامی است و خیرہ بمعیت و عافیت و صفا و قتی
آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات شب و روز مستول و مطلوب المرفوع آں کہ
بشب و روز برائے استنبار احوال و اوضاع آں ذات سائی بدان صوب نگرانی ست لاجرم
مصدق آں کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بار سال حقائق خیرہ دقاتق خویش مع
جمع توانع و لواحق و بار سال خیر خیریت و خوشحالی نو بادہ بوستان ہدایت نور بصر مہم

میاں صدر الدین جیو طول اللہ عمرہ و عافہ من جمیع العاجات والآفات مسرور و متعج و فنا
باشند۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۶

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حم قرین جمعیت بودہ بیاد حق
مشغول باد آمین! بعد تقدیم مراتب تسلیم و تعظیم و تکریم مکتوف آن کہ چشم انتظار
مدام بدال صوب نگران است لازم کہ تا حصول دولت مواصلت بد و کلمہ محتوی
حقائق خیرد قائل پے در پے مرحمت فرما باشند کہ این معنی باعث اطمینان خاطر فاتر
مشاقان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۷

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محفوظ
باشند بعد اسلمہ مسنونہ لا تعد ولا تحصى مکتوف آن کہ محیی نور پشیمی میاں عبد الجلیل
برائے تفحص و جستجوئے مادہ گار خود در خدمت می رسد امید کہ بامشار الیہ رفاقت
کما حقہ نمایند، اگر از جائے پیدا شود بہر حکمت گیر ایندہ حوالہ او نمایند۔ والسلام

مکتوب ۲۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد بکلیہ فیوضات صوری

و معنوی محلی باد! بعد اسلمہ شوق مشخونہ و ادعیہ صالحہ اجابت مقرون مکثوف آن کہ
 مجاری حالات این دعاگویان موجب مزید حمد و شکر و جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی
 درجات و نیل مقاصد صوری و معنوی آن ذات فائز البرکات مدام مطلوب المرفوع
 آن کہ احبا کہ این احقر را دعا گوئے صمیمی تصویریدہ دربارہ این مسکین بے تسکین در
 اوقات مر جو الاجابات بد عوات صالحات در در گاہ مجیب الدعوات مسلت فرما باشند کہ
 ہر آئینہ این معنی باعث افتخار تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

مکرر فضائل دستگاہ بر خوردار میاں محمد صالح و میاں عبدالحکیم بر کار شادی
 سیادت پناہ میاں سید نظر علی رخصت گرفته بودند آخرا دہم روز است کہ نیامدہ اند،
 دربارہ اینتاں ہم دعا کنند کہ بخیریت بیانید۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۲۹

نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعافیت باشند بعد اسلمہ فراواں آن کہ بعد
 شنیدن خبر کلفت اثر اہلیہ آن گرامی ہمہ مردم حویلی مایاں را اندوہ و افسوس و تھمرو
 نگرانی بغایت ست لہذا آدمی برائے خبر خوشحالی و شفا کامل فرستادہ شد امید کہ خبر
 خوشحالی و شفا عاجل و کامل بیارد آمین یارب العالمین۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۳۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند بعد سلام خیر الکلام مشخون بشوق تمام مکشوف آن کہ احوال این حدود من کل الوجہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا و قتی آن گرامی مدام مطلوب المرفوع آن کہ امید کہ تا حصول دولت مواصبت صورتی بد و کلمہ مخبر خیر و عافیت آن جناب مسرور و متبجح فرما باشند کہ ہر آئینہ باعث اطمینان خاطر فاتر خواهد بود۔۔۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۳۱

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حیو سلمہ ربہ بعد سلمہ شوق مشخونہ مکشوف آن کہ مکتوب مرغوب محتوی استخبار روتداد این حدود مر سول آن گرامی رسید۔ جان من! روتداد این جائے بریں مسوال کہ سیادت پناہ شاہ صاحب میاں سید علی اکبر عارب نام مردے نزد خود طلبیدہ اورہ ہمراہ ساختہ با قبائل عوم کوچیدہ رفتن در اندرون جبال می کرد پس پروانہ بنام سید مذکور باین مضمون آمد کہ "گنمرل و کیل یک لک روپیہ وزیر رارثوت دادہ، اورا ہمراہ ساختہ بادشاہ مدظلہ، را بیست و چہار لک روپیہ دادنی نمودہ اورا از آمدن بر سندھ موقوف نمودند و شہادر خانہ خود

نشسته باشند کوچیدین موقوف سازند و نصف ازاں جملہ مبلغ دریں سال جائز و مقرر کردند و نصف دیگر در سال آئینہ " این است مضمون پروانہ کہ بنام شاہ صاحب سید علی اکبر نوشته بودند و ہم بتاریخ سوم این ماہ در این جا ہیبت بنوعی بود کہ بہر بہادر خاں سلطان نام کہ بٹائی دار این دیہات بود شباشب بٹائی گزارشتہ رفتند و کاردار او ہم خرمن ہا بٹائی دار گزارشتہ اند۔ بعد سہ روز چون از حیدر آباد این خبر خیریت شنیدہ اند پس بٹائی دار ہم باز آمدہ با جمعیت بٹائی می کنند کاردار ہم باز آمدہ بر خرمن ہا نشستہ اند آگاہ باد۔ امید کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بمحض فضل عظیم خویش عاقبت خبر خوبی خواہد کرد آمین ثم آمین ثم آمین۔

مکتوب ۳۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا سوسی محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشخون بشوق تمام مکتوف آں کہ مکتوب مرغوب بدیع الاسلوب کہ نکات و دقائق آں چون عکس انجم در آب زلال بود پر توی ورود انداختہ نشاط افزا مسرت سرائے خاطر گردید و بمضمون میمون مشخونش دماغ جان و جنان معطر و مملو گردید امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری ہم بریں و تیرہ بار سال خیر دقائق مسرور و مستحج فرما باشند۔ جان من! نسخہ شرح ملا جامی کہ نزد احقر است بیخ شخص کافیہ خواناں بر آں مطالعہ می کنند اگر از آنہا کشیدہ فر

سادہ می شود تمام رنج می شوند و نسخہ شرح ملا کہ نزد حاجی مراد است آں را ہم جائے دیگر
 بردند لاجرم نفر سادہ پس دیگر نسخہ شرح ملا نزد محبی میاں محمد ابوالحسن کہ در آں حدود می
 باشند امید کہ اورا ازین جانب پیغام رسانیدہ از مذکور بگیرند۔ اگر فرضاً نہ دہد پس اعلام
 کند کہ بالمشافہ ازو گرفته شود۔۔۔۔۔ والسلام

جان من ! در خانہ احقر در ماہ ثوال عاجزہ یعنی صبیہ زاتیدہ است و در خانہ میاں امام
 الدین و در خانہ میاں عبدالحکیم فرزند زاتیدہ ست و نام او میاں محمد علی تھاوند۔ آگاہ باد۔

مکتوب ۳۳

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ما سوائے محفوظ و بیاد حق
 محفوظ باشند۔ آمین ! بعد اسلمہ شوق مشحونہ مکتوب آں کہ مکتوب مرغوب محتوی
 فروخت جمیع غلہ گندم بوساطت وڈیرہ شاہ محمد برمیعاد فصل ربیع در خرمن ہادر اسعد
 از منہ رسید باعث رضامندی گردید ہمہ خوب کردند، جزاکم اللہ خیر اوالسلام۔

مکتوب ۳۴

در خدمت صداقت و شرافت پناہ بعد اسلمہ مسنون و ادعیہ شوق مشحون مشحود
 خاطر گرامی باد چوں محبی مشفق کیر بہ نام از برائے خریدن قدرے غلہ باں طرف می
 آید لہذا مصدع کہ مہربانی نمودہ غلہ مذکور با کفایت و بیمانہ پورہ خرید کنانیدہ حوالش

نمائید و از اجارہ و غیرہ تکالیف باو نشان رفاقت نموده معاف کنانیدہ بدہند کہ شکر گزار
 بودہ باشد۔۔۔۔۔

مکتوب ۳۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد از ما سوای محفوظ و بیاد حق
 محفوظ باشند بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکتوب آں کہ
 مکتوب مرغوب اتحاد و اخلاص اسلوب در اسعد از منہ رسیدہ خاطر فاتر مشتاقان مطمئن
 ساخت و بمطالع مضمون میموش مسرت و طراوت تمام روئداد۔ لہ الحمد کہ در ہر طرف
 خیریت ہاست و امید واثق کہ آئندہ نیز ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت
 مالیہ خورسند فرما باشند کہ ازاں مارا ہزاراں شادمانی ست

ہمہ شب در این امیدم کہ نسیم صبح گاہی
 پیام آشنایان بنوازد آشنا را

جہنجا ڈیج چہار منہنجا ونجی مارٹی

گرچہ دوریم زیادت قدح می نو شیم
 بعد منزل نبود در سفر روحانی

السلام علیکم طبتم و اللہ معکم اینما کنتم۔۔۔۔۔ از حاضران قت میاں اسمعیل
 و متل و عبدا حکیم و بر خوردار محمد صالح و جمیع جماعت سلام باشوق تمام موصول باد!

مکتوب ۳۶

زبدۃ الاقران، مفتخر الاخوان، مصدر الحسنات، نور بصر، راحت روحی میاں مثل
 حیوا از حوادث دوران ناہموارہ کہف حمایت حافظ ^{حقیقی} جل سلطانہ مامون مصنون بودہ
 بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظ باشند آمین! بعد اسلمہ سنیہ و تحیہ زاکیہ ثوق مشحونہ و ادعیہ
 مرضیہ اجابت مقرونہ مکثوف آنکہ آرنده نام محب قدیم۔ جہتہ فقر رنگریز بدو کلمہ
 سفارش بنام آں گرامی مستدعی گردیدہ لاجرم مصدرع کہ نام بردہ در کاروبار دنیوی
 بہر حال بخود سپردہ دانند کہ در سایہ شفقت و مرحمت آں ذات ستودہ صفات آسودہ حال
 و فارغ البال بود در کار پیشہ خود مشغول بودہ شکر گزار و ثنا خواں بود کہ ہر آئینہ این معنی
 موجب اجر عظیم و ثواب جزیل تواند بود، زیادہ بجز وظائف دعا گوئی نرفت۔۔۔۔
 والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۳۷

صداقت و شرافت دستگاہ زبدۃ الاقران و ڈیرہ شاہ محمد بعد از سلام سنت اسلام
 مشہود آں کہ محبی خادم فقیر برائے خریدن قدرے برنج خود تاں طرف می آید لہذا
 مصدرع کہ مہربانی نمودہ برنج مذکور باکفایت و بیمانہ پختہ خرید کنانیدہ حوالہ فقیر مذکور
 نمایند کہ ازیں معنی شکر گزار بودہ باشد، زیادہ چہ تصدیق دہد حق تعالی۔



مکتوب ۳۸

ذاتِ تجسّہ صفات، منبع الفیوضات، مجموعہ محاسن اخلاص میاں پیر محمد حیو، ہمیشہ
ما تحب و ترضی موفق داشته کامیاب دارین دارد، بعد تحیہ مسنون بشوق مشخون آں کہ
عنایت نامہ گرامی متفہمن تبلیغ تحفہ تسلیمات از طرف فضائل و کمالات دستگاہ حقائق و
معارف آگاہ زبدہ احبار فی اللہ مولوی صاحب حیو بود رسید ترقب کہ از روئے
توجہات ہر وقت کہ اتفاق تحریر بدایاں جانب واقع گردد ازیں جانب نیز ہم ہدیہ سلام
بشوق تمام و تحفہ دعوات مرقوم فرمایند۔۔۔۔۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ و
برکاتہ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ کالج

سکرند (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۱۹۷۸ء







